اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مُونِسُ الْاَرْوَاح

۱۹۲۵ء

آراستۂ سیّدہ پروین کاظمی

۱۰/۱۳۵

سلسلۂ مطبوعات شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی

نمبر ۶

مُونِسُ الاَرواح

تصنیف

جہاں آرا بیگم دُخترِ شاہجہانِ صاحبقرانِ ثانی

مع تذکرہ و تبصرہ

آراستہ

[illegible]ین کاظمی بنتِ سیّد نظام الدین احمد کاظمی

[illegible] شاہ ابوالخیر اکاڈمی

6/=

[illegible] روپے

[illegible]

مقیم:- خانقاہِ حضرت شاہ ابوالخیر، بازار چتلی قبر دہلی

1970

Marfat.com

فہرست مندرجات کتاب

۱- ابا جی کے حضور میں (انتساب)		صفحہ ۳
۲- پیشِ لفظ		″ ۴
۳- تذکرہ و تبصرہ		″ ۵ تا ۱۴
۴- لوحِ مزار جہاں آرا بیگم		″ ۱۵
۵- نعتِ سرورِ کائنات	از خواجہ عین الدین سنجری رح	″ ۱۶
۶- آغازِ کتاب مونس الارواح		″ ۱۷ تا ۲۰
۷- شجرۂ عالیہ خانوادۂ چشتیہ		″ ۲۱-۲۲
۸- ذکرِ احوالِ سعادت مآل حضرت خواجہ معین الدین سنجری رح		″ ۲۳ تا ۶۰
۹- ذکرِ مبارک حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح		″ ۶۱ تا ۶۶
۱۰- ذکرِ مبارک حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رح		″ ۶۷ تا ۷۰
۱۱- ذکرِ مبارک حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رح		″ ۷۱ تا ۷۴
۱۲- ذکرِ مبارک حضرت خواجہ نظام الدین محمد بداؤنی رح		″ ۷۵ تا ۷۷
۱۳- ذکرِ مبارک حضرت خواجہ امیر خسرو دہلوی رح		″ ۷۸ تا ۸۰
۱۴- ذکرِ مبارک حضرت خواجہ نصیر الدین محمود رح		″ ۸۱ تا ۸۳
۱۵- خاتمۂ کتاب		″ ۸۴
۱۶- ذکرِ حضوری و نذرانۂ عقیدت		″ ۸۵ تا ۸۷
۱۷- تاریخ رحلت حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند (منظوم)		″ ۸۸
۱۸- تماثیل مزارات وغیرہ		″ ۸۹ تا ۹۶

84165

Marfat.com

اباجی کے حضور میں

★ جن کا نام نامی حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی ہے۔

★ جن کی مربیانہ اور بزرگانہ شفقت و مرحمت نے مجھے یہ اختصاص بخشا کہ "اباجی" کے پیارے نام سے آپ کو یاد کرتی اور شرفِ حضوری پاتی ہوں۔

★ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضِ بیکراں اور سایۂ عاطفت کو تادیر قائم رکھے۔

★ میں اس تاچیز کاوش کو جو **مونس الارواح** کی جدید ترتیب و تزئین اور تصحیح و طباعت کی صورت میں پیشِ نظر ہے، بحال ادب و عقیدت حضرتِ والا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

خاک نشین

پروین کاظمی

Marfat.com

پیش لفظ

رحمت انتساب، جنّت مآب، صاحبۃ الزمانی نواب جہاں آرا بیگم کی پیشِ نظر کتاب "مونس الارواح" سلیس اور فصیح نثر نگاری کا ایک نادر الوجود علمی و ادبی شاہکار ہے۔ بزرگانِ خانوادۂ چشت کے حالاتِ بابرکات اور ملفوظاتِ طیّبات کو اس کتاب میں زبان و بیان کی جن خوبیوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

میں نے پہلی مرتبہ مونس الارواح کا ایک خوشخط قلمی نسخہ مخدومِ محترم حضرتِ مولانا شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی سجادہ نشین درگاہِ زبدۃ العارفین حضرت شاہ ابوالخیر قدس سرہٗ کے گرانقدر ذاتی کتاب خانہ میں دیکھا تو مصمم ارادہ کر لیا کہ اس کتاب کو پورے اہتمام کے ساتھ شائع کیا جائے کوئی مطبوعہ نسخہ خاصی جستجو کے بعد بھی نہ مل سکا اس لئے متعدد قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر ایک صحیح اور کامل نسخہ خود تیار کیا۔ اس کام میں پروین اختر سلّمہا میرے ساتھ رہیں اور جہاں آرا بیگم کے حالاتِ زندگی کی ترتیب و تالیف تو صرف ان ہی کے ذوقِ سلیم اور عزمِ صمیم کا نتیجہ ہے جس کے لئے وہ مستحقِ تحسین ہیں ——— یقین ہے کہ مونس الارواح کا یہ مکمل اور صحیح نسخہ جس کو پروین کاظمی پیش کر رہی ہیں قدر شناسی اور حسنِ قبول سے محروم نہ رہے گا۔

خاکسار
سیّد نظام الدین احمد کاظمی

۱۵ شوال سنہ ۱۳۹۰ھ
۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء

Marfat.com

تذکرہ وتبصرہ

جہان آرا ہندوستان جنت نشان کے عالی قدر بادشاہ محمد شہاب الدین صاحبقرانِ ثانی معروف بہ شاہجہاں کی عزیز ترین صاحبزادی تھیں اور بیگم صاحب کے معزز لقب سے یاد کی جاتی تھیں۔

۲۱ صفر ۱۰۲۳ھ کو ولادت ہوئی۔ ان کی والدۂ محترمہ کا نام ارجمند بانو تھا جو ممتاز محل کے خطاب سے سرفراز و ممتاز تھیں۔ تاج بی بی کا روضہ جس کو "تاج محل" بھی کہتے ہیں ممتاز محل اور شاہجہاں کا مدفن و مقبرہ ہے۔ تاج محل کی عمارت عجائباتِ عالم میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے یہ عمارت ہندوستان کے مشہور شہر آگرہ میں واقع ہے جسے پہلے "اکبر آباد" کہتے تھے، یہی وہ شہر ہے جس کو مغلِ اعظم کا پایۂ تخت اور دارالسلطنت ہونے کا فخر حاصل تھا۔

جہاں آرا بیگم کے حسنِ سیرت اور جمالِ صورت کا اعتراف ان کے اکثر معاصرین اور مورخین نے کیا ہے۔ خود شاہجہاں بادشاہ جو مرجعِ احترام و عقیدت تھے اپنے سب بچوں سے زیادہ ان سے محبت کرتے تھے۔ جہاں آرا بیگم نے اپنی ساری زندگی شفیق و مہربان والد کی خدمت و اطاعت میں صرف کردی۔ تا اینکہ خدمت گزاری اور اطاعت شعاری

Marfat.com

کے گہرے احساس اور اس کی بجاآوری کے شوق نے ان کو ازدواجی زندگی کی مسرتوں سے بھی دور رکھا۔

جہاں آرا بیگم کی تعلیم و تربیت اعلیٰ درجے کے قابل و لائق استادوں اور اتالیقوں کی نگرانی میں ہوئی۔ انہیں متعدد علوم و فنون میں خاصی مہارت تھی۔ ان کا بیشتر وقت تصوف و اخلاق، سیر و تاریخ اور ادب و انشا کی عمدہ کتابوں کے مطالعہ میں گزرتا تھا۔ وہ ایک بلند پایہ انشا پرداز اور خوش گو شاعرہ تھیں۔ سلاست و فصاحت ان کی نثر و نظم کا خاص جوہر ہے تصنیف و تالیف کا صحیح ذوق اور ملکہ ان میں موجود تھا۔ ان کی زیر نظر کتاب مونس الارواح اس کا بیّن ثبوت ہے۔

خطاطی اور خوشنویسی میں بھی انہیں کامل دستگاہ تھی۔ صوفیاء کرام اور بزرگانِ دین سے سچی عقیدت رکھتی تھیں اور اس عقیدت و ارادت میں تادمِ آخر اضافہ ہی ہوتا رہا۔ صالحین و اکابرِ دین کی اسی والہانہ عقیدت نے انہیں مونس الارواح کی تصنیف پر آمادہ کیا چنانچہ کتاب کے خاتمہ میں لکھتی ہیں:۔

"کمالِ خلوص و عقیدت نے اس فقیرہ کو آمادہ کیا کہ حضرت پیر دستگیر (خواجہ معین الدین چشتیؒ) اور آپ کے خلفائے بزرگ کے حالات قلمبند کروں۔ الحمد للہ کہ خدائے علیم و قدیر کے فضل و کرم اور پیر دستگیر کی عنایت سے مجھے اس مقصد میں کامیابی نصیب ہوئی۔" (مونس الارواح صفحہ ۸۴)

Marfat.com

لاریب کہ مونس الارواح بزرگانِ سلسلۂ چشتیہ کے حالات میں ایک بلند پایہ اور قابلِ قدر کتاب ہے۔ اختصار و جامعیت کے ساتھ حُسنِ بیان اور سلاستِ زبان اس کتاب کے خصوصی اوصاف ہیں۔

مونس الارواح کا سالِ تالیف ۱۰۴۹ھ ہے۔ اس وقت جہاں آرا بیگم کی عمر ۲۶ سال تھی، کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حسن و رعنائی کا یہ پیکرِ جمیل جس کا نام نامی جہاں آرا ہے۔ عالمِ شباب میں بھی اخلاق و کردار کی اعلیٰ صفات سے آراستہ، بزرگانِ دین کی محبت و عقیدت سے سرشار اور علم و عرفان کی لازوال نعمتوں سے مالا مال تھا۔

مونس الارواح میں اس حقیقت کو انہوں نے خود اس طرح تحریر کیا ہے:۔

"فرائض اور واجبات کی ادائیگی اور تلاوتِ کلام مجید کے بعد اس ضعیفہ کے نزدیک کوئی کام بھی اولیاء کرام کے پاکیزہ حالات اور اُن کے درجات و مقامات بیان کرنے سے بہتر نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنے خاص اوقات کو ایسی کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتی ہوں جو بزرگانِ دین اور صاحبانِ یقین کے احوالِ سعادت مآل پر مشتمل ہیں"

(مونس الارواح صفحہ ۸۴)

جن عظیم المرتبت مشائخِ چشت کے حالات و ملفوظات جہاں آرا بیگم نے مونس الارواح میں لکھے ہیں، اُن کے اسمائے گرامی درجِ ذیل ہیں:۔

Marfat.com

۱۔ پیرِ دستگیر خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسنی سنجری اجمیری رح
۲۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی حسنی رح
۳۔ حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رح
۴۔ حضرت شیخ فرید الدین معروف بہ گنجشکر رح
۵۔ حضرت شیخ نظام الدین محمد معروف بہ محبوبِ الٰہی رح
۶۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود رح معروف بہ روشن چراغ دہلی

کتاب کے مندرجات کی صحت و صداقت کے بارے میں جہاں آرا بیگم نے لکھا ہے:۔

"ان بزرگوں کے حالات پوری احتیاط کے ساتھ معتبر کتابوں اور رسائل سے اخذ کئے گئے ہیں اور جو کچھ مونس الارواح میں لکھا گیا ہے، میرے نزدیک وہ صحیح اور حقیقت پر مبنی ہے، یقین ہے کہ قارئین کو اس سے کافی فائدہ حاصل ہوگا۔"

(مونس الارواح صفحہ ۸۴)

مونس الارواح قدیم اصولِ تصنیف کے اعتبار سے نہایت قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ زبان و بیان کی سلاست اور شیرینی کے کیا کہنا۔ بے اختیار زبان پر یہ شعر دل کی آواز بن کر آجاتا ہے ؎

دامانِ نظر تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز دامان گلہ دارد

جن امور کا بیان بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کی حیاتِ مبارکہ کے

Marfat.com

ذکر میں ہونا چاہیئے وہ سب بڑے سلیقہ اور عمدگی کے ساتھ قلمبند کئے گئے ہیں بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ حالاتِ زندگی کی تحقیق اور واقعاتِ تاریخی کی تنقیح کا جو طریقہ جہاں آرا بیگم نے مونس الارواح میں اختیار کیا ہے، وہ نقد و تحقیق کے جدید اسلوب سے بھی بہت قریب ہے۔

مشائخِ کرام کے جو ملفوظات و ہدایات نقل کئے ہیں اور سلوک و تصوف کے جن رموز و نکات کو آسان اور دل نشیں انداز میں پیش کیا ہے اُس سے جہاں آرا بیگم کی نکتہ رسی اور عرفان و آگہی کا ثبوت ملتا ہے۔

تاریخی حقائق کی وضاحت بھی عالمانہ طریقہ پر کی ہے، اجمیر کی وجہ تسمیہ وغیرہ کے متعلق لکھتی ہیں :-

"اجمیر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ "آجا" ایک راجہ کا نام تھا جس کی حکومت غزنی کے حدود تک پھیلی ہوئی تھی اور آجا ہندی زبان میں پہاڑ کو بھی کہتے ہیں۔ پہاڑ پر سب سے پہلی دیوار جو ہندوستان میں بنائی گئی وہ اجمیر کے پہاڑ کی دیوار ہے اور سب سے پہلا حوض جو ہندوستان میں بنایا گیا وہ "پشکر" ہے۔ یہ اجمیر سے چار کوس کی دوری پر واقع ہے"

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز کے احوالِ مبارکہ میں بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی لیکن اس باب میں جہاں آرا بیگم کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی اولاد تھی اور اس ضمن میں انہوں نے مونس الارواح میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔

Marfat.com

جہاں آرا بیگم عمدہ ترین نثر نگار ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی سخن گو اور سخن سنج بھی تھیں۔ مونس الارواح میں جو اشعار حمد و نعت اور منقبت میں انہوں نے لکھے ہیں وہ اُن کے اپنے اشعار ہیں اور علوِ فکر و نظر اور وسعتِ علم پر دلالت کرتے ہیں۔ ان اشعار کو پڑھ کر یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کی شاعری خیالِ مے و ساغر کی گذرگاہ نہیں بلکہ حقیقت و معرفت کی جلوہ گاہ ہے۔

حمد و نعت اور منقبت کے اشعار مونس الارواح کے ابتدائی اوراق میں موجود ہیں۔ اس لئے یہاں ان کا نقل کرنا غیر ضروری ہے۔ افسوس کہ معاصر تذکرہ نویسوں نے جہاں آرا بیگم کے اشعار نقل نہیں کئے صرف منشی سیل چند مصنف "تاریخ آگرہ" نے ان کے ایک مرثیہ کے تین شعر نقل کئے ہیں۔ یہ مرثیہ انہوں نے اپنے والدِ ماجد شاہجہاں بادشاہ کی وفات پر کہا تھا۔

ای آفتابِ من کہ شدی غائب از نظر
آیا شبِ فراق ترا ہم سحر بود!

ای بادشاہِ عالم و ای قبلۂ جہاں
بکشائی چشمِ رحمت و بر حالِ من نگر

نالم چنیں ز غصہ و بادم بود بدست
سوزم چو شمع در غمِ تو دودم رود ز سر

Marfat.com

جہاں آرا بیگم کے اعلیٰ علمی ذوق اور پاکیزہ مذاقِ شعر و سخن کی معتبر شہادتیں اور ان کی بخشش و عطا کے متعدد واقعات تذکرے کی کتابوں میں ملتے ہیں۔

"ریاض الشعرا" اور "خزانۂ عامرہ" میں مرقوم ہے کہ جہاں آرا ایک مرتبہ برقعہ پہنے ہوئے باغ کی تفریح کے لئے گئیں۔ راستہ میں میر صیدی طہرانی کا مکان تھا۔ یہ حضرت بالاخانہ پر چڑھ کر جمالِ جہاں آرا کا جائزہ لینے لگے۔ جہاں آرا کو برقعہ میں دیکھ کر صیدی نے برجستہ کہا اور خوب کہا۔

بُرقع برخ افگندہ بردناز بباغش
تانکہتِ گل بجنبہ آید بہ دماغش

پھر اس شعر کو مطلع بنا کر پوری غزل اسی قافیہ اور ردیف میں کہہ ڈالی جو صیدی کے دیوان میں موجود ہے۔

جہاں آرا بیگم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے صیدی کو پانچ ہزار روپے بطور انعام اپنے خزانہ سے دلوائے، لیکن ساتھ ہی شہر بدر ہونے کا حکم بھی صادر ہوا کہ بالاخانہ پر چڑھ کر چوری چوری جہاں آرا بیگم کو دیکھنا صیدی کا ایک گستاخانہ اور حرم شاہی کے داب و آداب کے منافی تھا۔

مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے "تذکرہ ید بیضا" میں لکھا ہے کہ میرزا محمد علی ماہر نے جہاں آرا بیگم کی مدح میں ایک مثنوی پیش کی تو

Marfat.com

اس شعر پر ماہر کو پانچ سو روپے انعام میں ملے :۔

بذاتِ تو صفاتِ کردگار است
کہ خود پنہان و فیضش آشکار است

میرزا حسن بیگ قزوینی نے جو دربارِ شاہجہانی کا ممتاز منصبدار اور شاعر تھا، ایک مثنوی "شاہجہاں آباد" کی توصیف میں لکھی۔ اس مثنوی میں باغِ حیات بخش کی تعریف میں جو اشعار کہے گئے وہ خاص طور پر جہاں آرا کو پسند آئے۔ اس کے صلہ میں حسن بیگ کو پانچ سو روپے عطا کئے گئے۔

۱۰۴۴ھ میں جشنِ شاہی کے موقع پر جہاں آرا کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ بُری طرح جل گئیں، چونکہ اس موقع پر تمام عمائدِ سلطنت موجود تھے اس لئے انہوں نے شرم و حیا کی وجہ سے اس شدید صدمہ کو نہایت ضبط و تحمل کے ساتھ برداشت کیا کہ مبادا اس حالت میں انہیں کوئی نامحرم دیکھ لے۔

یہ الم انگیز واقعہ اُن کی زندگی کا ایک عظیم حادثہ تھا۔ جب وہ صحتیاب ہوئیں تو حاجی محمد جان قدسی نے ایک پُر زور قصیدہ پیش کیا جس کے اس ایک شعر کے صلہ میں جہاں آرا بیگم نے قدسی کو پانچ ہزار روپے عطا کئے۔

تا سر زدہ از شمع چنیں بے ادبی
پروانہ ز عشق شمع را سوختہ است

Marfat.com

جود وسخا کے ان واقعات کے علاوہ، جہاں آرا بیگم کے دینی اور علمی شغف و انہماک کا اندازہ لگانے کے لئے ان کا یہی ایک کارنامہ بہت کافی ہے کہ شہر آگرہ (اکبر آباد) کی عظیم الشان جامع مسجد انہوں نے تعمیر کرائی اور اس کے ساتھ ہی تعلیم قرآن اور علوم دینیہ کا ایک بڑا مدرسہ بھی قائم کیا، جس سے مدت دراز تک ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوتے رہے۔ اور جامع مسجد تو آج بھی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ جہاں آرا بیگم کے عمل صالح اور ایمان محکم کا اعلان کر رہی ہے۔

جہاں آرا بیگم کے علمی ذوق اور تصنیف و تالیف کی قابلیت کے ضمن میں ان کی ایک اور تصنیفی کاوش "صاحبیہ" کا تذکرہ بھی بہت ضروری ہے۔ یہ رسالہ اگرچہ تلاش و جستجو کے باوجود مجھے نہ مل سکا تاہم اورینٹل کالج میگزین (علی گڈھ) میں اس پر ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ "صاحبیہ" میں جہاں آرا بیگم نے اپنے پیر و مرشد ملا شاہ بدخشی کے حالات عقیدت و احترام کے ساتھ قلم بند کئے ہیں۔ آخر میں کچھ اپنے حالات اور اشعار بھی لکھے ہیں۔

مضمون نگار کے بیان کے مطابق یہ رسالہ (۱۹) اوراق پر مشتمل ہے۔

ہر ذی روح کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ جہاں آرا بیگم بھی اس حقیقت سے دوچار ہوئیں اور بتاریخ ۷ ماہ رمضان المبارک ۱۰۹۲ھ مطابق ۱۶۸۹ء بمقام دھلی۔ تقریباً ستر سال کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اس وقت اورنگ زیب

Marfat.com

عالمگیر ہندوستان کے تختِ شاہی پر جلوہ افروز تھے۔ لیکن جہاں آرا بیگم کی وفات کے وقت وہ برہانپور (دکن) میں فروکش تھے۔ جب انہوں نے اپنی بڑی بہن کے انتقال کی خبر سنی تو بہت رنجیدہ اور غمگین ہوئے۔ جہاں آرا بیگم کی تجہیز و تکفین کے تمام انتظامات شاہی طریقے پر کئے گئے اور تین دن تک دارالسلطنت میں مکمل سوگ منایا گیا۔ اس نیک سیرت اور فقیر منش شہزادی کا مقبرہ حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ اقدس کے پائین میں واقع ہے۔ بہترین اور قیمتی سنگِ مرمر کا یہ جالی دار مقبرہ خود جہاں آرا بیگم نے اپنی زندگی میں تعمیر کرایا تھا۔ قبر سنگِ مرمر کی ہے لیکن تعویذِ قبر خام ہے جس میں گھاس اُگی رہتی ہے۔

جہاں آرا بیگم کی لوحِ مزار پر جو عبارت اور شعر کندہ ہے وہ صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

لوحِ مزار

هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزارِ مرا
کہ قبر پوشِ غریباں ہمیں گیاہ بس است

الفقیرۃ الفانیہ جہان آرا بیگم مُریدِ
خواجگانِ چشت بنت شاہجہاں بادشاہ
غازی انار اللہ برھانہٗ سنہ ۱۰۹۲ھ

عبارت کے پرداز سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعر اور عبارت دونوں جہان آرا بیگم کے اپنے ہیں، جو اُنھوں نے اپنی حیات میں لوحِ مزار پر کندہ کرائے ہوں گے۔ صرف سالِ وفات بعد میں کندہ ہوا، ورنہ جہاں آرا بیگم کے نام کے ساتھ "الفقیرۃ الفانیہ" کے الفاظ لوحِ مزار پر نہ لکھے جاتے۔

خاکسار
پروین کاظمی

۶ ۱۰/۱۹۷۰ ۲۰

Marfat.com

نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ای توسلطانِ دارِ ملکِ وجود
ہمہ عالم طفیلِ تو مقصود
مرکزِ محورِ وجود توئی!
کہ بہ تو قائم است ہر موجود
شدہ جامِ جہاں نمائی دولت
مظہرِ اسمِ شاھد و مشہود
جامِ جانت ز دودہ صیقلِ عشق
از برائی ظہورِ نورِ شہود
ز اوّلت نام از ان محمدؐ شد
کامتت راست عاقبت محمود
گر ملک سر کشد ز خدمتِ تو
ہمچو ابلیس می شود مردود
می فرستد معین درود بہ تو
حق تعالیٰ بہ او شود خوشنود

دار خواجہ معین الدین چشتی سنجری قدس سرہٗ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد و سپاس افزوں از عدد و شمار مر صانعِ کریمی را جلّ جلالہٗ
کہ بقدرتِ کاملہ خویش جمعِ رسول و انبیاء را ہادیٔ فرقۂ انام گردانید و
شکرِ ستایش بیروں از حد و انحصار مر خالقِ رحیمی را عمّ نوالہٗ کہ بصفتِ شاملہ
خود مشائخ و اولیاء را مقتدا و پیشوائے اہلِ اسلام ساخت۔ خداوندا،
ملکا، بادشاہا ہر گاہ زبانِ انبیائے مرسل و فرشتہائے مقرب از ادائے
حمد و ثنائے تو عاجز باشند۔ ایں ضعیف راچہ یارا کہ در وصفِ تو زبان تواند
کشاد و یا حرفی از کتابِ حمدِ تو تواند خواند۔

آنجا کہ کمالِ کبریائے تو بود — عالم نمی از بحرِ عطائے تو بود
ما را چہ حدِ حمد و ثنائے تو بود — ہم حمد و ثنائے تو سزائے تو بود

ای بر صفت بیانِ ما ہمہ ہیچ — ہمہ آنِ تو آنِ ما ہمہ ہیچ
ہر چہ بینی خیالِ ما ہمہ نقص — ہر چہ گویند زبانِ ما ہمہ ہیچ
کے بکنہ حقیقتت برسیم — اے یقین و گمانِ ما ہمہ ہیچ

و ہزاراں صلوات نامیات و فراواں تحیات راطیات بر روضۂ مطہرۂ
سنورۂ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ شگافندۂ ماہ و نمائندۂ راہ،

Marfat.com

مہرِ سپہرِ رسالت، بدرِ فلکِ جلالت، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؎

احمدِ مرسل کہ خرد خاکِ اوست
ہر دو جہاں بستۂ فتراکِ اوست

سلطانِ رسل کہ از ہمہ پاک آمد
ذاتش سببِ خلقتِ افلاک آمد
در شانِ شریف او حدیثِ قدسی
لولاک لما خلقت الافلاک آمد

و بر آلِ کرام و اصحابِ عظام آں سرورِ انام کہ ہر یک کوکبِ اقتدا و اختر اہتدا اند، خصوصاً بر چہار یار بزرگوار کہ چہار رکنِ عالمِ شریعت و چہار دیوارِ حصنِ حقیقت اند، نازل باد۔ اوّل و افضلِ ایشاں سرحلقۂ مہاجر و انصار، مخصوص بآیۂ اِذ ہما فی الغار مخزنِ اسرارِ نبوی، مہبطِ انوارِ مصطفوی حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق است ؎

اے مخزنِ رازِ آسمانی
اے محرمِ کعبۂ معانی
صدیقِ طریقِ استقامت
زیبندۂ مسندِ کرامت

دوم ایشاں سرافراز کشورِ ملت و دین، دانائے رموزِ صدق و یقین اعدلِ اصحابِ پیغمبر، سلالۂ احبابِ خیر البشر حضرت امیر المومنین رضؓ عمر فاروق ؎

چو بر تختِ خلافت رفت فاروق
شد اعلامِ ہدیٰ را سر بعیّوق
ز صدیق ار چہ عالم زیب و فر یافت
خود از عدل عمر عمرِ دگر یافت

و سیوم ایشاں معدن و منبعِ صدق و صفا، جامعِ آیاتِ قرآنِ مجید

Marfat.com

حبیبِ رسولِ خدائی حمید حضرت امیرالمؤمنین عثمان ذی النّورین ؎

زہی برسپہر فلک کو کبے — کہ بودش ہمی بود اختر قران
جہانِ صفا، صوفیٔ پاک رو — امینِ زمین و امانِ زماں

و چہارم ایشاں مخزنِ علومِ ربّانی، موردِ فیوضِ آسمانی، اعلم و اشجع اصحابِ کبار اتقیٰ و اورعِ صحابۂ نامدار حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ؎

شیر یزداں کز نہیبِ خنجرش — خصم را بفشرد خوں در حنجرہ
بود از آسیب او پیش از اجل — جانِ دشمن از غرا تا غرغرہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ اما بعد بدانکہ حضرت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ وجودِ مسعودِ اولیاء را قدس اللہ اسرارہم موجبِ ثبات و استقرارِ عالم و عالمیاں گردانیدہ و از برکت سعادت انتظام ایشاں روح اللہ ارواحہم، جہان و جہانیاں را استقامت و مدار بخشیدہ و جمیع فیوضات و برکات از یمنِ انفاس متبرکۂ ایں گروہ والا شکوہ از آسماں بزمیں می آید و ہر سعادت مندی کہ از روئے عقیدت خاص کمرِ ارادت و اخلاص ایشاں بر میانِ جاں بستہ ازاں فیض بہرۂ تمام و فائدۂ مالا کلام می رباید و حق جلّ مجدہٗ و علا دوستی و ارادتِ ایں فرقہ علیہ را وسیلۂ نجاتِ مومناں و واسطۂ وصول بدرجاتِ جناں و موجبِ خلاصی از درکاتِ نیراں ساختہ و محض از کمالِ کرم از لی و لطف لم یزلی طریقۂ پیری و مریدی و قاعدۂ سلسلہ را کہ مآلِ حالِ مسلماناں بداں انتظام دارد، درمیانِ

Marfat.com

ایشاں پدید آوردہ و مومنین و مومنات فرقہ فرقہ و گروہ گروہ بہر یک ازاں سلاسل
منوط و مربوط گردانیدہ و ایں امر را سبب رستگاری در روز قیامت ساختہ،
چہ دراں روز کہ در شانِ آں آیتہ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ
وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ وارد است و مقدارِ آں روز مرا بہ پنجاہ ہزار سال
خواہد بود و انواع فزع و اہوال بانسان روی خواہد آورد، صف ہائی
مریداں در سایہ پیرانِ دین ازاں اہوال ایمن خواہند بود، پس ہزاراں
حمد و شکر فراواں و ثنا و ستایش مر خدائے کریم و رحیم، تعالیٰ و تقدس کہ
حلقہ ارادت و بندگی سلسلہ شریفہ معظمہ مکرمہ چشتیہ را کہ در ممالکِ وسیعہ
ہندوستان بلکہ در تمامی معمورہ جہان، رواج و اشتہار وارد و بسی اولیائی
بزرگِ عالی مقدار و بسیاری از مشائخ کبارِ نامدار ازیں سلسلہ علیہ برخاستہ
اند در گوشِ دلِ اخلاص منزل ایں فقیرِ حقیرِ بی بضاعت و ضعیفہ و نحیفہ
بی استطاعت راجیہ از درگاہِ الٰہ، جہاں آرا بنتِ شاہجہاں بادشاہِ غازی
ابنِ جہانگیر بادشاہ ابنِ اکبر بادشاہ کردہ و ایں ضعیفہ اگر بسرِ ہر مو زبانی داشتہ
باشد از ادائی شمہ شکرِ ایں عطیہ عظمیٰ و موہبتِ کبریٰ عاجز است و ایں
فقیرہ از کمترینِ مریدانِ عبودیت نشان حضرت قطب الاولیا، برگزیدہ
درگاہ ایزد تعالیٰ، عارفِ واصل، کاملِ مکمل غوث العارفین، غیاث الاسلام
والمسلمین، سرورِ مشائخِ کبار، سرحلقہ اولیائی نامدار ؎

آں شہنشاہِ جہانِ معرفت — ذاتِ او بیروں ز ادراک و صفت
خسروِ ملکِ فنا بے تخت و تاج — از خود و از غیرِ خود بے احتیاج

Marfat.com

غرقِ بحرِ عشق از صدق و صفا — از خودی بیگانہ با حق آشنا
کرد مرغِ ہمتش زاوجِ کمال — بیضۂ افلاک را در زیرِ بال
اخترِ برجِ سپہرِ لم یزل — گوہرِ درجِ کمالِ بے بدل
آں معینِ دین و ملت بی نظیر — فارغ از دنیا بملکِ دیں امیر
در ثنائے او زبانم را چہ حد — فیض او باید کہ فرماید مدد

عمدۃ الراسخین، قدوۃ السالکین، شیخ الاسلام خواجہ معین الملت والحق والدین حسن حسینی سنجری چشتی است قدس اللہ سرہٗ العزیز و آنحضرت مُریدِ حضرت خواجہ عثمان ہارونی و ایشاں مرید حضرت حاجی شریف زندنی و ایشاں مرید حضرت خواجہ مودود چشتی و ایشاں مرید پدرِ خود حضرت خواجہ یوسف چشتی و ایشاں مریدِ خالِ خود حضرت خواجہ محمد چشتی و ایشاں مرید پدرِ خود حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی و ایشاں مرید حضرت شیخ ابو اسحٰق شامی و ایشاں مرید حضرت شیخ ممشاد علو دینوری و ایشاں مرید حضرت شیخ ہبیرۃ البصری و ایشاں مرید حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی و ایشاں مرید حضرت سُلطان ابراہیم ادہم و ایشاں مرید حضرت خواجہ فضیل عیاض و ایشاں مرید حضرت خواجہ عبدالواحد زید و ایشاں مرید حضرت شیخ حسن بصری و ایشاں مرید حضرت امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ و ایشاں مرید حضرت خیر البشر، رسولِ رب العالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

شجرۂ طیبہ ایں سلسلۂ متبرکہ از کتاب "سفینۃ الاولیا" کہ تالیف برادر و مرشدِ ایں حقیرِ کامگارِ عالی مقدار، ذی المعالی والمفاخر،

Marfat.com

صاحبِ باطن وظاہر، ارجمند سعادت پژوہ سلطان محمد دارا شکوہ مدّ اللہ ظلّہ
و دوامِ بقاءہ است نقل نمودہ چوں ایں فقیرہ خود را حقیر ترین مریدانِ
آں حضرت قدس اللہ سرہٗ العزیز میداند و اخلاص و بندگی بدرجۂ اعلیٰ و مرتبہ
قصویٰ دارد بنا براں رسائلی کہ بعضی از مشائخ متقدمین و متاخرین در ذکرِ
احوال سعادت اشتمال و ملفوظاتِ ہدایت آیات آنحضرت نوشتہ اند،
ہمیشہ در پیش نظر داشت و از مطالعۂ آں فائدۂ بسیار می نمود از
کمال اخلاص و نہایت اعتقاد خواست کہ از ہر رسالہ بعضی از ملفوظات
ارشاد سمات و احوال و مقامات عالیۂ آنحضرت را کہ خوانندگان و شنوندگان
را ازاں فیض تمام و بہرۂ مالا کلام حاصل آید، جدا نمودہ رسالہ علیحدہ بنویسد
والحمد للہ والمنۃ کہ از برکت روحِ مطہرۂ آنحضرت و یمنِ عقیدت و
اخلاص خود بریں مطلب اعلیٰ فائز گردید و رسالہ جدا تحریر نمودہ بمناسبتِ
اسمی رسالہ کہ حضرت پیر دستگیر نوشتہ "انیس الارواح" نام
کردہ اند ایں مرید عقیدت مند نیز رسالہ را موسوم بہ "مونس الارواح"
گردانید، امیدوار است کہ ہر کس بر کشتیٔ ارادتِ چشتیاں نشیند، اللہ
سبحانہ و تعالیٰ او را از طلاطم امواجِ بحرِ عصیاں نجات بخشیدہ بساحلِ مراد
رساند و رجاءِ واثق است کہ عنایتِ بی غایتِ پیر دستگیر کہ در بارۂ
مریدانِ صادق الاعتقاد مبذول است در دنیا و آخرت دستگیری
حمایت ایں ضعیفہ راجیہ نماید، واللہ الموفق فی کل الامور۔

84165

Marfat.com

ذکرِ احوالِ سعادت مآل حضرت قطب الاقطاب سید الاتقیاء نیرِ آسمانِ معرفت، غوث الاسلام والمسلمین، معین الملۃ والحق والدین محمد الحسینی السنجری الچشتی قدس اللہ سرہٗ العزیز

آنحضرت در مشائخ کبار بکمالات و مقاماتِ علیہ مشہور و معروف و در زمرۂ اولیائے عالی مقدار بصفات جلیہ موصوف بودند، ولادتِ باسعادت حضرت ایشاں روح اللہ روحہٗ در ولایتِ سجستان بودہ و در دیارِ خراسان نشو و نما یافتہ اند، پدرِ بزرگوارِ آنحضرت، دُرِ دریائے سیادت، گوہرِ درجِ نقابت، نقادۂ دودمانِ نبوی، سلالۂ خاندانِ مصطفوی، صاحبِ ہدیٰ و تقویٰ، سالکِ طریقِ ہُدیٰ، قدوۃ المتورعین حضرت خواجہ غیاث الدین حسن، حسینی سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بنہایت تقویٰ و صلاح آراستہ و غایتِ ورع و فلاح پیراستہ بودند، وقتیکہ ایشاں بجوارِ رحمتِ حق تعالیٰ پیوستند حضرت قطب الاقطاب پیر دستگیر پانزدہ سالہ بودند و از میراثِ والدِ بزرگوار باغی و آسیائی آبی بآنحضرت قدس اللہ سرہٗ العزیز رسیدہ بود و حضرت پیر دستگیر محصول آنرا قوتِ خود و دیگر وابستگانِ خود می نمودند۔ گویند دراں مقام سعادت فرجام مجذوبی بود صاحبِ حال و کشف و کرامات او را ابراہیم قندزی می گفتند، روزے بالہامِ غیبی بباغِ حضرت پیر دستگیر

Marfat.com

درآمد آنحضرت درختانِ باغ را آب می دادند، چوں از آمدنِ ابراہیم واقف گشتند، پیش رفتہ تواضع و تعظیم بجائے آوردہ دست او را بوسیدند و در زیرِ درختی بنشانیدند و خود باد بِ تمام در خدمتِ ابراہیم نشستند، ابراہیم پارچۂ کنجارہ از بغل خود بیروں آوردہ در دہانِ خود انداخت و دنداں زدہ از دہاں برآوردہ بدہانِ مبارک آنحضرت انداخت، بمجردِ خوردنِ آں نوری در باطنِ شریفِ آنحضرت پیدا شد و محبتِ دنیا و ملک و خانہ بکلی از دل مبارکِ حضرتِ ایشاں محو گشت و باغ و املاک را فروختہ بر فقرا و مساکین نفقہ کردند و از آنجا مسافر گشتہ بطرفِ بخارا و سمرقند رفتند و مدتی در آنجا بودہ حفظِ قرآن و کسبِ علومِ ظاہری نمودند و از آں دیار عزیمتِ عراقِ عرب فرمودند، چوں بقصبۂ ہارون کہ در نواحیٔ نیشاپور است رسیدند، خدمتِ ہادیٔ طریقِ ولایت، واقفِ رموزِ ہدایت، صاحبِ کشف و ایقان، عالمِ مراتبِ عرفان، قطبِ آسمانِ صلاح و رشاد، بدرِ فلکِ فلاح و سداد، مقتدائیٔ مسالکِ اسلام، مورد فیض و مہبطِ الہام شہریارِ ممالکِ عرفان، مظہرِ جود و منبعِ احسان حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی قدس اللہ سرہٗ العزیز را دریافتند و حضرتِ ایشاں از اکابرِ مشائخ و بزرگانِ اہلِ حقیقت بودہ اند، چنانچہ گویند وقتے در سفری گذر حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ العزیز بمقامِ مغاں افتادہ و در آنجا آتشکدہ بود بغایت کلاں چنانچہ ہر روز مقدار بست ارابہ ہیزم دراں می انداختند، حضرت ایشاں در حوالیٔ آں آتشکدہ نزول فرمودند و خادمِ ایشاں بجہتِ

Marfat.com

افطار آرد آورده خواست که ازاں آتشکده آتش بیارد و نان موجود سازد
مغاں چوں دانستند کہ مسلمانست نگذاشتند کہ بآتشکدہ نزدیک شود و
آتش بردارد، خادم آمدہ حقیقت را عرض کرد، حضرت ایشاں وضو ساختہ
متوجہ آتشکدہ شدند، مجیتا نام کہ سرگروہِ مغاں بود پسرے ہفت سالہ
درکنار داشت، حضرت ایشاں ازو پرسیدند کہ ایں آتش را چرا می
پرستی و دست از پرستش خدائے تعالیٰ کہ آتش و دنیا و آنچہ در دنیاست،
مخلوق اوست باز داشتہ گفت در دینِ ما آتش را مرتبہ عظیم است
در قیامت ما را نسوزد، ایشاں فرمودند چندیں سال کہ آتش را پرستید
توانی کہ دستِ خود را در آتش داری و ترا نسوزد، مُغ گفت خاصیت
آتش سوختن است، ایں کار نتوانم کرد۔

حضرت ایشاں طفلی را کہ در کنار مُغ بود کشیدہ و در کنار گرفتہ متوجہ
آتش شدند۔ از مغاں فریاد برآمد کہ ای شیخ چہ کار است کہ میکنی۔
حضرت ایشاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و آیۂ کریمہ
قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وارد و ایں کلمہ
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ" را بر زبانِ مبارک راندند و در آتشکدہ درآمدند و
مدتے در آں آتش از نظرِ مردم غائب بودند، چند ہزار کس از مغاں و غیر
ایشاں حاضر بودند، فریاد و فغاں برآوردند، بعد ازاں حضرت ایشاں
ازاں آتش بدر آمدند، چنانچہ اثرِ دود بر جامۂ مبارکِ آنحضرت و آں
طفل پیدا نبود۔

Marfat.com

مغاں ازاں طفل پرسیدند در آتش چہ دیدی، گفت از برکتِ شیخ غیر از گل و ریاحین چیزے دیگر ندیدم۔ چوں مغاں ایں حالت و کرامتِ حضرت ایشاں مشاہدہ نمودند ہمگی از روئے اخلاص سرہائے خود را بہ پائے مبارکِ ایشاں نہادند و ایمان آوردہ مسلمان شدند و آنحضرت مجتبا را شیخ عبداللہ و آں طفل را ابراہیم نام نہادند و ایں ہر دو از اولیائے مکمل شدند و آتشکدہ خراب ساختہ مسجد بنا کردند و حضرت ایشاں دو نیم سال دراں مقام اقامت نمودند۔ وفات حضرت ایشاں خواجہ عثمان رح ہارونی در مکۂ معظمہ شانزدہم شوال واقع شدہ۔ القصہ حضرت پیر دستگیر بخدمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رسیدہ مرید شدند و مدتِ بیست سال و شش ماہ در خدمتِ ایشاں بہ ریاضت و مجاہدہ گذرانیدہ کار را باتمام رسانیدند و ہمیشہ در سفر و حضر جامۂ خوابِ پیر خود را نگاہ میداشتہ اند۔ انگاہ بہ نعمت خلافت مشرف شدند و خرقۂ خلافت از پیر خود پوشیدہ، رخصت گرفتہ بقصبۂ سنجار آمدند و دو ماہ و پانزدہ روز در آنجا بودہ بقصبۂ جیل رسیدہ، حضرت غوث الثقلین قطبِ ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی را قدس اللہ سرہٗ دریافتند و قصبۂ جیل از بغداد ہفت روزہ راہ است و آنحضرت پنج ماہ و ہفت روز در صحبتِ غوثِ اعظم بودہ اند، چنانچہ حجرۂ متبرکۂ ایشاں دراں مقام سعادت فرجام تاحال ہست و از آنجا بہ ہمدان و از ہمدان بہ تبریز رفتند و با اکابرِ آنجا ملاقات نمودند۔ نقل است از حضرت شیخ فریدالدین

Marfat.com

مسعود گنجشکر قدس اللہ سرہٗ کہ فرمودہ اند از پیر خود حضرت خواجہ قطب الدین
احمد بن موسیٰ اوشی شنیدہ ام کہ می گفتند پیر من حضرت خواجہ معین الملۃ
والحق والدین رضی اللہ عنہ ریاضت و مجاہدۂ عظیم داشتہ اند چنانچہ
بعد از ہفت روز بپارچۂ نانے کہ از سنگ مثقال بیش نبودے باب
ترساختہ افطار می کردند۔ نقل است از حضرت شیخ نظام الدین بداونی
قدس اللہ سرہٗ العزیز کہ حضرت خواجہ بزرگ ما جامۂ دونالی اجیدہ
زدہ می پوشیدند اگر پارہ می شد از ہر جنس پارچہ کہنہ پاکیزہ یافتہ
بداں پیوند می کردند۔ در فوائد الفواد نوشتہ کہ من آں دونالی را دیدہ
ام۔ آخر آں جامہ بہ شیخ نظام الدین رسید، گویند حضرت پیر دستگیر وقتے
کہ از پیر خود حضرت خواجہ عثمان ہارونی خرقہ یافتند، عمر شریفین ایشاں
بہ پنجاہ و دو سال رسیدہ بود و مشغولی عظیم داشتند و اکثر بر قدم تجرید
تفرید سفر می کردند و بہر جا کہ می رسیدند بیشتر در قبرستان می بودند و
ہر روز ختم قرآن می کردند و ہر جا کہ اندک شہرت می یافتند و کسی از حال
آنحضرت مطلع می شد در آنجا توقف نمی نمودند و می خواستند کہ کسی
واقف حال ایشاں نشود و از اظہار خوارق و کرامات اجتناب تمام داشتند
حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز می فرمودند کہ معین الدین
محبوب اللہ است و ما را از مریدی او تفاخر و مباہات است۔

چوں آنحضرت از پیر خود مرخص گردیدند سیر بغداد و تبریز و استرآباد
و ہرات نمودند و مدتے در ہرات اقامت داشتند و اکثر شبہا در لقعۂ

Marfat.com

شریفہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ و روزہا درمی گذرانیدند و
دریک موضع کم می بودند و غیر از یک خادم، ملازم آنحضرت نبودے و اکثر نماز
فجر بوضوئی عشا میگذاردند، چوں در شہر ہرات شہرت یافتند بہ سبزوار
آمدند، حاکم آنجا یادگار محمد نام داشت و بہ بد اعتقادی و بد خلقی و ظلم
مشہور بود، آنحضرت بباغِ یادگار محمد رفتہ کنار حوض بنشستند و او نیز
بباغ آمد، چوں چشم او بحضرت پیر دستگیر اُفتاد در تمام جسم او لرزہ افتاد و
بر روا فتادہ بیہوش شد و دہشت عجیبے بر جماعتی کہ با او رفیق بودند۔
مستولی گشت، آنحضرت آبِ ہماں حوض را بر رویش زدند، بہوش آمد و
آنحضرت باواز بلند فرمودند توبہ کردی۔ بعجز تمام گفت توبہ کردم، معلوم نشد
کہ دراں حال چہ معائنہ کرد کہ چنیں خوف و دہشت بر و غالب شد و
جماعتی کہ با او بودند ہمگی توبہ کردند۔ آنحضرت فرمودند وضو کنید و دوگانہ
شکرِ توبہ ادا نمائید، چنیں کردند و یادگار محمد با تباعِ خود مرید آنحضرت شد و
آنچہ در ملک او بود ہمہ را بفقرا قسمت نمود و از اصلانِ حق گشت و حضرت
پیر دستگیر از آنجا بہ بلخ رفتند، در آنجا حکیمی بود ضیاء الدین نام او را ابدال
تصوف اعتقاد و اعتماد بود و میگفت علم تصوف نہ یانے است کہ
تب زدگاں و مسالیب العقل بزبان می رانند و صوفیاں را ہمیشہ یاد
میکرد۔ گویند با خادم آنحضرت پیوستہ دو دستہ تیر و کمان و چغماقے
و نمکدانے ہمراہ بودے دگاہے از آبادانے دور اُفتادہ در صحرا ہا
میگذرانیدند، بجہتِ قوت شکار کردہ بآں لقمہ بے شبہ افطار میکردند

Marfat.com

روزے آں حضرت کلنگے شکار کردہ بودند، چوں داخل شہر شدند درجائیکہ
حکیم ضیاء الدین درسِ علمِ حکمت میگفت، گذر آنحضرت در آنجا افتاد در
زیر درختے نشستند و خادم بامر آنحضرت آتش آوردہ کلنگ را کباب
می ساخت و حضرت پیر دستگیر بہ نماز مشغول شدند۔ حکیم را خواہش
شد کہ در آنجا بنشیند و ازاں کباب نصیبہ باو رسد و از مشاہدۂ دیدار
باانوارِ آنحضرت اثرے عظیم در دلِ حکیم پدید آمد، بعد از فراغ نماز آنحضرت
را سلام کرد و خادم کباب بخدمتِ آنحضرت آوردہ، حضرت پیر دستگیر
برخواہشِ حکیم واقف گشتند و نامِ خدائے بر زباں آوردہ رانے ازاں
کباب جدا کردہ بحکیم دادند و خود ہم مشغول تناول گشتند، حکیم بمجرد
خوردن کباب از فلسفیات کہ در سینۂ او بود بیکبارگی زائل گشت و
انکار بنورِ اعتقاد مبدّل شد و حالش دگرگوں گردید۔ دریں حال آنحضرت
چیزی از دہانِ مبارک برآوردہ در دہنِ حکیم انداختند و ازاں بیخودی
بحال آمد و اسرارِ الٰہی بر حکیم منکشف گشتہ تمامی کتب فلاسفہ را در
آب انداخت و خود را از تعلقاتِ دنیوی مجرّد ساخت و با شاگردانِ
خود تائب گشتہ مریدِ آنحضرت شد و حضرت پیر دستگیر از آنجا عزیمت
غزنی فرمودند و از آنجا بخیطۂ لاہور تشریف آوردند و از لاہور بہ دہلی
آمدند و چند روز در آنجا اقامت کردند۔ چوں ہجوم خلق بسیار شد، از
آنجا متوجہ اجمیر گشتند و ہمدریں باب نقل است کہ چوں آنحضرت
از خدمتِ پیر خود نعمت یافتہ و کارِ خود را تمام ساختہ رخصت شدند

Marfat.com

بمکہ معظمہ رفتند و از آنجا بمدینہ منورہ تشریف بردہ مدتے دراں بقعہ
منورہ مشغول بودند روزے از روضۂ متبرکۂ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم آواز آمد کہ اے معین الدین حسن تو معینِ دین مائی۔
ولایت ہندوستان بتو حوالہ شدہ برو در مقام اجمیر اقامت نمائی
کہ کفر دراں سرزمین بسیار است از رفتنِ تو دراں ملک اسلام قوی
خواہد شد و دینِ مسلمانی رونق خواہد یافت۔ از استماعِ ایں آواز حضرت
پیر دستگیر را حیرت دست داد کہ اجمیر کجاست، دریں فکر ایشاں را
خواب در ربود و حضرت رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام را در واقعہ دیدند و
حضرت سید المرسلین در یک طرفۃ العین تمام عالم را بایشاں از شرق و
غرب نمودند و ہر چہ در دنیاست از شہرہا و مقام ہا در نظر آنحضرت
در آمد و قلعہ و کوہ ہائے اجمیر را بایشاں نشاں دادند و یک انار از بہشت
بحضرت دستگیر عطا نمودند و فرمودند تا بخدا بسپردیم چوں بیدار شدند
عزیمت ہند مصمم ساختند و سیر شہرہا و مواضع کردہ با اکابر و مشائخ ہر دیار
ملاقات نمودہ می آمدند و از یاراں چہل تن ملازم آنحضرت بودند و روئے
توجہ بسمت اجمیر داشتند۔ گویند دراں وقت حاکم اجمیر راجہ بود
پتھورا نام کہ از سعادتِ دینِ اسلام بیگانہ بود و مادرِ او از علمِ نجوم خبر داشت
دوازدہ سال پیش از رسیدن حضرت پیر دستگیر در اجمیر بہ پسر خود
گفتہ بود کہ مردے بزرگ پیدا شود کہ بسبب او ملک و دولت
تو زائل گردد ازیں جہت پتھورا ہمیشہ اندوہگیں می بود چوں مادرِ پتھورا

Marfat.com

حلیۂ مبارک آنحضرت را نوشتہ بہ پسر خود دادہ بود۔ پتھورا آں حلیہ را نوشتہ جا بجا فرستادہ مقرر نمودہ بود کہ ہر کس را بایں حلیہ موافق یابند گرفتہ نزد او آورند۔ چوں آنحضرت بقصبۂ سمانہ تشریف آوردند۔ باتفاق مردم پتھورا چہرۂ مبارک حضرت پیر دستگیر را بآں حلیہ موافق یافتند۔ خواستند غدر کنند، از راہ تواضع و تعظیم در آمدہ التماس نمودند کہ جائے مناسبے بجہت ایشاں معین کردہ ایم۔ در آنجا فرود آیند۔ آنحضرت مراقب شدند و در واقعہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را دید کہ می فرمایند اے معین الدین قول ایں گروہ را استوار مدار کہ میخواہند بتو مضرتے رسانند۔ حضرت پیر دستگیر ازاں حال خبردار شدہ آن جماعت غدار را باز گردانیدند و کہ تعلقہ کہ دیدہ بودند بیاراں ظاہر ساختہ بطرف اجمیر رسیدند و میخواستند کہ در سایۂ درختی بنشینند، شخصی آواز داد اے درویشاں شتران رائے پتھورا در سایۂ ایں درخت می نشینند جائے دیگر فرود آئید۔ حضرت پیر دستگیر فرمودند شتران رائے پتھورا نشستہ باشند و با یاراں بکنار تال آنا ساگر متصل کوہ در سایۂ درختے فرود آمدند و خادماں گاوے را ذبح نمودہ کباب می ساختند۔ و بعضے بجہت وضو بکنار حوض بیسل بہ رفتند و دراں وقت چند ہزار بت خانہ در کنار ایں حوض بود و صد و چند من روغن و گل صرف ایں بت خانہ ہا می شد۔ برہمناں خادمان آنحضرت را از وضو ساختن مانع آمدند و می گفتند دست مسلماناں کہ بایں حوض برسد آب مستعمل خواہد شد۔ چوں ایں مقدمہ بعرض آں حضرت رسید

Marfat.com

حضرت پیر دستگیر تمام آبِ آناساگر و "بیسل ہند" را در ابریق خود پُر کردند، چنانچہ ہر دو تال خشک شد و ہر جا کہ دراں شہر و حوالی چشمہ و آب بود خشک گردید، بلکہ شیر پستانہائے زنانِ بچہ دار و چہارپایاں ہم خشک گشت، و میگویند کہ جنّے بود کہ پتھورا و پدرانِ او آں جن را پرستش می کردند و ذلّتِ خود را از طفیل آں می دانستند و چند پرگنہ را بجہت اخراجاتِ او وقف نمودہ بودند، بمجرّدِ طلوعِ آفتابِ دینِ اسلام دراں سرزمین جنّ مذکور ترساں و لرزاں خود را بخدمتِ حضرت پیر دستگیر رسانید و در پائے مبارک آں حضرت سر نہادہ ایمان آورد و ایشاں او را مسلمان ساختہ "شادی" نام نہادند۔ القصہ چوں خبر آمدن آں حضرت و قضیۂ خشک شدن آبہا و تشنگیٔ خلق و برجائے نشستہ ماندنِ شتران را بہ پتھورا رسانیدند، مادرش گفت ایں ہماں شخص است کہ حقیقت او را پیش ازیں بدوازدہ سال گفتہ بودم زینہار با او مباحثہ و مقابلہ نکنید کہ شما را سود مند نخواہد بود و با او بہ تعظیم و تواضع پیش آئید پتھورا نزد لچھے پال بدبخت جواب فرستاد کہ اینہا ہمہ سحر است من علاج آں خواہم کرد۔ پتھورا گفتہ فرستاد کہ من میروم شما ہم استعداد خود نمودہ بیائید۔ چوں پتھورا روانہ شد در اثنائے راہ ارادہ ہائے فاسد نسبت بآں حضرت بخاطر می آورد در حال نابینا می گشت و چوں ازاں ارادہ باز می گردید بینا می شد، چنانچہ در راہ ہفت بار کور شد و بینا گشت۔ آخر الامر ارادہ ہائے باطل را از دل بیروں کردہ

Marfat.com

بخدمتِ آنحضرت آمد و اجے پال جوگی نیز با ہفتصد مار کہ بسحر و افسون
مسخّر او بودند و یکہزار و پانصد چیلہ کہ از ساحریٔ او در ہوا معلّق می آمدند و
ہفتصد شاگرد بخدمتِ آنحضرت رسید و ہر سحر و جادوئے کہ می دانست
بر آنحضرت بکار برد لیکن، ہیچ اثر نہ کرد و چیلہ ہا را کہ بجانب حضرت
پیر دستگیر و یاران آنحضرت می فرستاد ہمہ برگشتہ بر شاگردانِ او می رسیدند
سر و دست و پائے آنہا را می بریدند و مجروح می ساخت و مارہائے کہ بزورِ
افسون با خود آوردہ بود ہمگی زہر سوراخہائے در آمدند۔ گویند چیلہ ہائے
اجے پال از اثرِ سحرِ او چنان مسخّر شدہ بودند کہ اگر با کسی جنگ کردے یا
شخصے مدد از و طلبیدے، چیلہ ہائے خود را رواں می ساخت و تا صد
کروہ راہ رفتہ سرہائے دشمنانِ او را می بریدند۔ القصہ چوں پتھورا
و اجے پال احوال بدیں منوال دیدند و مردم از تشنگی و بے آبی بہ ہلاکت
رسیدند از راہِ تضرّع و عجز و آمدند، حضرت پیر دستگیر اجے پال را
فرمودند کہ این ابریق مرا برداشتہ بیار، اجے پال چند انگہ قوت کرد
ابریق را نتوانست برداشت۔ آنحضرت فرمودند کہ سحر و جادوئے
تو نیست کہ باطل گردد این ابریقِ مرد است۔ پس حضرت پیر دستگیر
جنّے را کہ مسلمان ساختہ شادی نام نہادہ بودند، فرمودند ابریق را بیار۔
شادی بموجب فرمان برداشتہ آورد۔ آنحضرت اندکے از آں آب
بطرفِ حوضہا بر زمیں ریختند۔ بفرمانِ الٰہی حوضہا و چاہ ہا و چشمہ ہا ہمہ پُر
آب گردید و نیز دعا کردند شتران پتھورا از جا برخاستہ بچرا مشغول شدند۔

Marfat.com

از مشاہدۂ ایں خوارق کہ حضرت پیر دستگیر بضرورت ظاہر نمودہ بود نادر از مسلمان شدنِ جنِ خود و غلام گشتنِ او کافراں حیران ماندند۔ گفتند مایاں تمام عمر پرستش ایں جن و خدمتِ اجے پال کردیم و خزائن صرف اینہا نمودیم، دریں وقت ہیچ لکار ما نیامد پس اجے پال جوگی آنحضرت گفت، شما کارِ خود را بکجا رسانیدہ اید، حضرت پیر دستگیر فرمودند اول تو چیزے کہ داری بنمائی۔ اجے پال فی الحال پوستِ آہوئے در ہوا انداخت و پوست معلق در ہوا بایستاد بعد ازاں خود نیز دم کشیدہ و جستہ بران پوست نشست و در ہوا بلند می شد و کفار را از مشاہدۂ ایں سحر خوشحالی روئے میداد۔ آنحضرت در مراقبہ بودند سر برداشتہ فرمودند اجے پال تا کجا رفتہ گفتند برابر مرغے بنظر در می آید۔ باز آنحضرت پرسیدند۔ عرض کردند الحال از نظرہا ناپدید گشت۔ حضرت پیر دستگیر بہ نعلینِ خود اشارت کردند نعلین در ہوا شدہ بالا میرفت تا بہ اجے پال رسیدہ بر سرِ او میزد و آواز ضرب آنرا و نالہ و فریاد اجے پال را جمیعِ حاضران می شنیدند تا آنکہ زدہ زدہ اجے پال را از ہوا فرود آوردند بتضرع و زاری تمام بقدم مبارک افتادہ امان خواست حضرت پیر دستگیر نعلین را باشارۂ منع فرمودند پس اجے پال گفت حضرت ہم چیزے بنمایند۔ آنحضرت در مراقبہ شدند و روحِ مطہر ایشاں بہ عالمِ ملکوت عروج کرد چوں اجے پال نیز ریاضتِ بسیار کشیدہ قوتِ استدراج حاصل نمودہ مانند ہیزم خشکے کہ بمجرد رسیدن بہ آتش

Marfat.com

افراد حسنہ گردیدہ شدہ بود او ہم مراقبہ نمود و روحِ او استدراج کردہ در عقبِ روحِ پاک آنحضرت می رفت تا بہ آسمانِ اوّل رفتند، روحِ شریف آنحضرت بالائے آسمان عروج کرد و روحِ اجے پال در زیرِ آسمان بماندہ راہ نیافت۔ بآنحضرت الحاح و زاری کرد کہ مرا نیز با خود ببرید۔ آنحضرت روحِ او را با خود ببالا بردند تا بزیرِ عرشِ عظیم رسیدند و از برکتِ صحبت و فیضِ روحِ مطہر حجاب از پیشِ روحِ اجے پال برداشتہ شد و تعظیم و ادبِ فرشتگان کہ بروحِ حضرت پیر دستگیر می کردند معائنہ میدید۔ چوں روحِ آنحضرت از آنجا مراجعت کرد و بہ آسمانِ اول رسید و باز میخواست عروج نماید۔ روحِ اجے پال بآنحضرت الحاح کرد کہ مرا در اینجا نگذارید تا ہمراہ بودہ قدرتِ حق جلّ و علا را مشاہدہ می کردہ باشم آنحضرت فرمودند تو شائستۂ ایں مقامات وقتے شوی کہ بصدقِ دل بخدا و رسولِ خدا ایمان آری، اجے پال قبول کرد کہ مسلمان می شوم اما التماس دارم کہ تا قیامت زندہ مانم۔ آں حضرت بدرگاہِ سدائی عزّ و جلّ مناجات نمودند۔ فرمان آمد کہ دعائے تو مستجاب شد پس حضرت پیر دستگیر دستِ مبارک بر سرِ اجے پال فرود آوردند و فرمودند زندہ خواہی ماند، روحِ اجے پال فی الحال ایمان آورد و روحِ شریفِ آنحضرت روحِ اجے پال را با خود ہمراہ گرفتہ باز عروج نمودہ بعرشِ عظیم رسید و عرش و کرسی و بہشت و دوزخ و جمیع عجائبات را دیدہ باز گشتند و از مراقبہ چشم بکشادند، اجے پال کلمۂ طیبہ گویاں بپائے مبارکِ آنحضرت افتاد

Marfat.com

دریں وقت بجہت مشاہدۂ حق و باطل انبوہے کثیر حاضر شدہ بودند، باز اجے پال سہ مرتبہ کلمۂ شہادت بر زباں راند و پتھورا و جمیع کفّار این مقدمات را دیدہ و شنیدہ شرمندہ و ناامید شدند و بجانہائے خود باز گشتند۔ گویند اجے پال تاحال زندہ است و در کوہستان اجمیر بسر میکند و ہر روز بزیارت روضۂ متبرکہ آنحضرت می آید، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و آنحضرت بر پتھورا ایمان عرض کردند لیکن آں ایمان نیاورد و از اثر دعائے آنحضرت بدستِ لشکرِ اسلام گرفتار شدہ بخواری تمام بجہنم واصل شد چنانچہ ذکر ایں خواہد آمد۔ القصّہ اجے پال و شادی جنّ بالحاحِ تمام التماس نمودہ حضرت پیر دستگیر را بشہر اجمیر آوردند و آنحضرت مقام شادی را اختیار فرمودہ جماعت خانہ و عبادت خانہ و مطبخ ساختند و در جائیکہ مطبخ بود الحال روضۂ منورہ آنحضرت است، نقل است از خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہٗ کہ می فرمودند بیست سال ملازمِ صحبتِ ایشان بودم، ہرگز ندیدم کہ ایشاں کسے را بخود راہ دادہ باشند، وقتے کہ در مطبخ چیزے نبودے، خادم بیامدے و عرض کردے آنحضرت مصلائے مبارک را برداشتے و فرمودے بردار آنقدر کہ کفایتِ امروز و فردا کند، خادم ہمانقدر برگرفتے ہمچنیں سال و ماہ وظیفۂ درویشاں ازاں حضرت می رسید و اگر غریبے و مریضے بیامدے آنہا را بمطلوب رسانیدندے و ہنگام رخصت دستِ مبارک زیر مصلّائے کردندے و آنچہ بیروں آمدے بایشاں بدادندے

Marfat.com

وہم از خواجہ منقول است کہ وقتے مسلمانے از پیش پتھورا بخدمتِ
آں حضرت بہ نیتِ ارادت بیامد و ایشاں او را مرید نکردند آں مرد
باز گشت و نزدِ پتھورا رفتہ شکوہ از آنحضرت کرد۔ پتھورا شخصے را
فرستادہ پیغام داد کہ چرا او را بمریدی قبول نکردید۔ آنحضرت فرمود
کہ بسبب سہ چیز کہ در و مرکب است و از و برطرف نخواہد شد۔
اوّل آنکہ معاصی بسیار دارد، دویم از متابعانِ ما نیست ما کلاہ بکسے
ندہیم کہ پیشِ غیر سر فرود آرد۔ سویم آنکہ در لوحِ محفوظ نوشتہ دیدم
کہ او ازیں جہاں بے ایماں رود۔ چوں ایں جواب را بہ پتھورا گفتند
درخشم شدہ گفت شیخ سخنانِ غیب می گوید۔ بگوئید تا از شہر من بدر
رود، چوں ایں مقدمہ بعرضِ آنحضرت رسید تبسم کردہ فرمودند
کہ باو بگوئید کہ میانِ ما و تو سہ روز مہلت است یا تو خواہی رفت یا ما
ہمدراں دو سہ روز لشکرِ سلطان محمد شاہ بر سرِ پتھورا بہ اجمیر آمد و
او را زندہ دستگیر کردند و آں شخص کہ برائے مرید شدن آمدہ بود
خود را در آب انداختہ غرق گردید و غضب شدن آنحضرت بر پتھورا
باین طریق نیز بنظر در آمدہ کہ پتھورا مسلمانے را میر نجانید و آں مسلمان
بخدمتِ حضرت پیر دستگیر شکایت کرد و پناہ آورد، آنحضرت کس
فرستادہ منع فرمودند، آں کافر بدبخت قبول نکرد و گفت ایں مرد اینجا
آمدہ سخنانِ غیب میگوید، چوں گفتار او بعرضِ حضرت ایشاں رسید
از روئے غضب فرمودند کہ پتھورا را زندہ گرفتیم و دادیم۔ ہمدراں

Marfat.com

ایّام لشکر سلطان معزالدین سام از غزنین رسید و پتھورا با لشکر اسلام مقابلہ نمود و بدستِ اہلِ اسلام زندہ اسیر شد، و ازاں تاریخ دراں دیار اسلام قوی گشت و بیخ کفر و ضلالت مستاصل گردید۔

بعضے از کلماتِ قدسی آیات حضرت پیر دستگیر ایں است کہ فرمودند

○ دلِ عاشق آتش زدۂ محبت است ہر چہ دراں فرود آید بسوزد و ناچیز گردد زیرا کہ ہیچ آتشے بالاتر از آتشِ محبت نیست۔

○ فرمودہ اند کہ از جوئہا و آبہائے رواں می شنوید کہ شورش و آوازے برمی آید ہمیں کہ بدریا می رسد ساکن می گردد۔ ہمچنیں چوں طالب واصل حق گردد کم گوید۔ وجوش و خروش دنیوی زائل شود۔

○ فرمودہ اند کہ پیر من می گفت کہ خدائے تعالیٰ را دوستانند کہ اگر زمانے در دنیا از و محجوب ماند نابود گردند۔

○ فرمودہ اند پیر من می گفت در ہر کس ایں سہ خصلت باشد حق تعالیٰ او را دوست دارد اول سخاوت چوں سخاوتِ دریا، دوم شفقت چوں شفقتِ آفتاب سیوم تواضع چوں تواضعِ زمین۔

○ فرمودہ اند کہ صحبتِ نیکاں بہ از کارِ نیک و صحبتِ بداں بدتر از کارِ بد۔

○ فرمودہ اند کہ مرید در توبہ آں زماں ثابت شود کہ فرشتہ چپ تا بیست سال ہیچ گناہے بر و ننویسد۔

○ فرمودہ اند پیر من می گفت مرد مستحقِ فقر آنگاہ شود کہ از و در عالم

Marfat.com

فانی ہیچ باقی نماند۔

○ فرمودہ اند محبت آنست کہ مطیع باشی و ترسی کہ مبادا دوست برانند۔

○ فرمودہ اند عارفاں را مرتبہ ایست چوں بآں مرتبہ رسند جملگی عالم و آنچہ در عالم است میانِ دو انگشتِ خود بینند۔

○ فرمودہ اند عارف آنست کہ ہر چہ خواہد پیش او آید و یا ہر چہ کند از و جواب نشنود۔

○ فرمودہ اند سالہا بدیں کار مجاور بودیم عاقبت جز ہیبت نصیب ما نشد۔

○ فرمودہ اند گناہ شمار اچنداں ضرر ندارد کہ خوار داشتنِ برادر مسلمان۔

○ فرمودہ اند بندہ وقتے کہ بصیقل محبتِ حق زنگار دنیا را از آئینۂ دل پاک کند و باذکر حق موانست گیرد و ہستیٔ غیر از میاں برخیزد، آنگاہ خدائے تعالیٰ یگانہ شود۔ اگر چنیں نکند حاشا کہ بخدا تواند رسید۔

○ فرمودہ اند علامتِ شناختِ حق تعالیٰ گریختن است از خلق و خاموش شدن در معرفت۔

○ فرمودہ اند عارف بہ معرفت نرسد تا از عارف یاد نیارد۔

○ فرمودہ اند عارف کسے بود کہ ہر چہ دون او بود از دل بردارد تا یگانہ گردد چنانکہ دوست یگانہ است۔

○ فرمودہ اند اہلِ محبت طائفہ اند کہ در میانِ ایشاں و حق تعالیٰ ہیچ حجاب نباشد۔

○ فرمودہ اند عارف آنست کہ خاموش باشد و اندوہگیں بود۔

Marfat.com

○ فرمودہ اند ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت۔

○ فرمودہ اند کہ چہار چیز گوہر نفس مرد است اول درویشے کہ تونگری نماید دوم گرسنہ کہ سیری نماید سیوم اندوہگینے کہ شادی نماید، چہارم آنکہ با دشمن دوستی نماید۔

فرمودہ اند کہ پیرِ من خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ می فرمودند کہ مومن کسے است کہ سہ چیز را دوست دارد اول درویشی، دوم بیماری سیوم مرگ و ہر کس ایں سہ چیز را دوست دارد، خدائے تعالیٰ و فرشتگان او را دوست دارند و مکانات آں بہشت باشد۔

○ فرمودہ اند درویش آنست کہ ہر بندہ کہ بروے حاجت آید محروم باز نہ گردد۔

○ فرمودہ اند عارف در راہِ محبت کسے است کہ دلِ خود را از کونین بردارد۔

○ فرمودہ اند متوکل بحقیقت کسے است کہ رنج و محنت از خلق برگیرد نہ از کسے شکایت کند و نہ با کسے حکایت۔

○ فرمودہ اند کہ عارف ترینِ خلق بحق آں بود کہ متحیر تر باشد۔

○ فرمودہ اند علامت عارف دوست داشتنِ مرگ است و ترک راحت و اُنس گرفتن بذکر مولیٰ۔

○ فرمودہ اند کہ عارف کسے است کہ چوں بامداد برخیزد از شب

Marfat.com

یادش نیاید۔

○ فرمودہ اند فاضل ترین اوقات آنست کہ در دسواس برخاطر بستہ باشد ○ فرمودہ اند علم بحر بیست محیط و معرفت دریائے ناپیدا کنار ○ فرمودہ اند عارفاں مانند آفتاب اند کہ بر ہمگی می تابند و از نورِ ایشاں ہمہ عالم روشن است۔

○ فرمودہ اند مردم بمنزل گاہِ قرب نزدیک نشوند مگر بفرماں برداری در نماز زیرا کہ معراجِ مومن ہمیں نماز است و فرمودہ اند مدتے گرد خانۂ کعبہ طواف بکردم چوں بحق رسیدم کعبہ گردِ من طواف می کرد۔

○ فرمودہ اند چوں آنحضرت آدم علیہ السلام زلت واقع شد۔ ہمہ اشیا بر آدم بگریستند، مگر زر و سیم۔ حق تعالیٰ بایشاں گفت شما چرا بر آدم نہ گریستید؟ گفتند الٰہی ہر کسے کہ از تو عاصی شود بدو نہ گرویم۔ خدائے تعالیٰ گفت بعزت و جلالِ خود کہ قیمتِ شما را و ہر چیہ از شما بود بدستِ فرزندانِ آدم آشکارا کنم و ایشاں را خادمانِ شما گردانم۔

○ فرمودہ اند در صحیفہ نوشتہ دیدہ ام کہ وقتے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم برجماعتے بگذشتند کہ آنہا خندہ میکردند، آں سرور بر ایشاں سلام کردند، ہمہ برجاستہ جواب گفتند و روئے از ادب بر زمیں نہادند و حضرت سید البشر فرمودند اے گروہ شما از گورے گذشتہ اید گفتند نہ۔ آنحضرت فرمودند پس شما را چہ بریں داشتہ کہ می خندید؟ بعد ازاں آنہا را ہیچ کس ہرگز در خندہ ندید۔

Marfat.com

○ فرمودہ اند عارف کسے را گویند کہ اگر ہر روز صد ہزار از اسرارِ تجلّی بروے نازل گردد شمہ بروں ندہد و عارف آنست کہ جمیع علوم بداند و صد ہزار معانی بیروں دہد و ہمہ در بحرِ معانی شناوری کند تا دُرے از اسرار و انوارِ الٰہی بروں آرد و پیش جوہری مبصر عرض کند تا معلوم شود کہ او عارف است۔

○ فرمودہ اند کہ توبۂ اہلِ محبت سہ نوع است اول ندامت دویم ترکِ مجادلت سیوم پاک گشتن از مظالمت۔

○ فرمودہ اند کہ دوستانِ حق سبحانہٗ بہ سہ صفت قائم اند اوّل قوتِ صائم، دویم نمازِ دائم سوم ذکرِ قائم۔

○ فرمودہ اند عارف در محبّت کسے است کہ از ہیچ چیزش عجب نیاید کہ تسلیم و دعویٰ در یک جا جمع نشود۔

○ فرمودہ اند کہ چوں ما از پوست بروں آمدیم و نگاہ کردیم عشق و عاشق و معشوق یکے دیدیم۔

○ فرمودہ اند کہ چوں در دیش را جلالتِ طاعت پیدا شود۔ حلاوت حجاب او گردد۔

○ فرمودہ اند کہ درجۂ عارف آنست کہ از عُجب طاعت و حلاوتِ آں توبہ نماید۔

○ فرمودہ اند بعد از محنتِ بسیار چوں بحضرتِ وے رسیدم ہیچ زحمتے نبود، تمام راحت یافتم نظر کردم بر اہلِ دنیا۔ ایشاں را بدنیا مشغول دیدم و نظر کردم بر اہلِ عقبیٰ ایشاں را در بندِ عقبیٰ یافتم و محجوبِ مطلق۔

Marfat.com

○ فرمودہ اند صادق در محبت کسے است کہ چوں بلائے بدو رسد بطوع و رغبت قبول کند۔

○ فرمودہ اند در آثارِ اولیا نوشتہ دیدہ ام کہ وقتے رابعہ بصریؒ شیخ حسن بصری و مالک دینار و شیخ شقیق بلخی یکجا نشستہ بودند سخن در صدق مولیٰ میرفت و ہر کس سخنے می گفت، چوں سخن بہ رابعہ رسید گفت صادق در دوستیٔ مولیٰ کسے است کہ چوں از الم و درد رسد در مشاہدۂ دوست آنرا فراموش کند و فرمودہ اند وقتے بابزرگے کہ صاحب حال و مقامات بود در سرے قبرے نشستہ بودم و صاحب آں گور را عذاب میکردند آں بزرگ چوں ایں حالت را مشاہدہ نمود نعرہ بزد و جان بداد و ساعتے نگذشت کہ گداخت و آب گردید ناپدید گشت و فرمودہ اند اے عزیزاں اگر حالِ خفتگانِ زیر خاک را کہ گرفتارِ مار و مور اند و محبوس زندانِ گور اند ذرہ بدانند کہ بر ایشاں چہ معاملہ می رود از ہیبت چوں نمک بگدازند۔ پرسیدند کہ بقا چیست، فرمودند بقا عینِ حق است و پس پرسیدند کہ ابقا چیست، فرمودند کہ ابقا عینِ حق است و پس پرسیدند تجرید چیست۔ فرمودند از غیر بریدن و با دوست پیوستن۔

نقل است از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہٗ کہ می گفتند من بیست سال ملازم صحبتِ آنحضرت بودم، ہرگز ندیدم کہ بر کسے غضب شدہ باشند یک روز در مجلسے میگوئید، حضرت پیر دستگیر را مریدے بود شیخ علی نام، شخصے اورا گرفتہ می کشند زدے کہ پیش

Marfat.com

تو دارم تا ندہی ترا خلاص نکنم۔ چوں آنحضرت بسر وقتِ او رسیدند منع کردند، نشنید، در غضب شدہ ردائے کہ بر کتفِ مبارک خود داشتند بر زمین زدند، فی الحال آں زمین پُر از زر و دینار گشت۔ فرمودند برگیر، آنچہ حقِ تو باشد، آں شخص خواست زیادتر ازاں بگیرد، دستش خشک شد۔ عاجزی کرد و فریاد برآورد کہ توبہ کردم۔ آنحضرت دعا کردند، دستش بحالتِ اصلی باز آمد، نقل است کہ روزے شخصے بظاہر بجہتِ ارادت بخدمتِ حضرت پیر دستگیر آمد و بباطن قصد ہلاکِ ایشاں نمودہ کاردے در بغل داشت۔ آنحضرت ہر مرتبہ کہ بجانبِ او می دید تبسم می کردند، بعد ازاں فرمودند اے درویش شخصے کہ نزد درویشاں می آید از راہ صفاست یا از راہِ خطا۔ آمدن شما از چہ راہ است، یکے را اختیار کنید۔ چوں آنحضرت ایں سخن بگفتند آں شخص برخاست و ارادۂ فاسدِ خود را اقرار کرد و کارد از بغل برآوردہ بیروں انداخت و ارادتِ خالص آوردہ مرید شد و عاقبت محمود گشتہ چہل و پنج حج گزاردہ۔ نقل است کہ وقتے حضرت پیر دستگیر بیادِ حضرتِ حق مستغرق بودند و عالمِ علوی بر ایشاں منکشف گشتہ بود، دریں اثنا مریدے بیامد و از دائی ملک شکوہ کرد و گفت مرا از شہر بدر می کند۔ آنحضرت پرسیدند دالی کجاست، گفت سوار شدہ بمیدان رفتند۔ فرمودند برو کہ از اسپ خطا شدہ و مردہ است، آں شخص بیروں آمد شنید کہ دائی ملک در میدان از اسپ بیفتاد و جاں بداد، نقل است از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہٗ کہ می گفتند من در مدتِ

Marfat.com

بیست سال در خدمتِ پیرِ خود حاضر بودم ہرگز نشنیدم کہ حضرتِ ایشاں صحتِ ذات خود خواستہ باشند و اکثر بر زبان الہام بیان می راندند کہ الٰہی ہر جا دردے و محنتے باشد بہ معین الدین نامزد کن، و من گستاخی نمودہ عرض کردم کہ یا حضرت این چہ دعاست کہ بخود می خواہید۔ فرمودند کہ چوں مسلمانے را بدرد و بلائے صعب و در بیماری مبتلا میگردانند دلیلِ صحتِ ایمانِ اوست و از گناہاں چناں پاک می گردد کہ گوئی از مادر زادہ است۔

نقل است از حضرت شیخ فریدالدین مسعود قدس اللہ سرہٗ کہ می گفتند کہ پیرِ من حضرت خواجہ قطب الدین می فرمودند، در چنیں مدت کہ در خدمتِ پیرِ خود بودم ہیچ وقتے ندیدم کہ ذرہ از اسرارِ الٰہی بر زبان مبارکِ ایشاں رفتہ باشد یا از انوارے کہ بر آنحضرت نازل می شد بیروں دادہ باشند

نقل است از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار قدس سرہٗ کہ می گفتند روزے با شیخ اوحدالدین کرمانی و شیخ شہاب الدین سہروردی نشستہ بودند دریں وقت سلطان شمس الدین تیر و کمانے در دست داشت و از انجا می گزشت نظرِ مبارکِ آنحضرت بر و افتاد و فرمودند کہ این کودک بادشاہِ دہلی شود و حق تعالیٰ او را از جہاں نبرد تا بہ بادشاہی نرساند۔ آخر ہمچناں شد کہ آنحضرت فرمودہ بودند او بادشاہِ دہلی گشت۔

نقل است کہ روزے آنحضرت با جمیع اصحابِ خود در جائے نشستہ بودند و سخنِ سلوک در میان بود و ہر بار کہ بطرفِ راستِ خود نگاہ می کردند

Marfat.com

بمی خاستند و تمامی خلق دریں امر حیران بودند کہ ایستادن بجہت کیست
چوں از آنجا برگشتند یکے از مریدان عرض کرد کہ قیام حضرت از برائے
چہ واز بہر کہ بود، فرمودند کہ آں طرف قبرِ عثمانِ ہارونی پیر ما بود، ہر مرتبہ کہ
نظر بآں طرف می کردم مرقدِ ایشاں را مشاہدہ می کردم بے اختیار تواضع
می نمودم، نقل است کہ آنحضرت ہر شب از اجمیر بطوافِ خانۂ کعبہ
می رفتند و خلقے کہ بجہت ادائے حج در مکۂ معظمہ جمع بودند آنحضرت
را در طواف می دیدند و مردم خانہ را گمان ایں بود کہ ایشاں در عبادت
خانہ اند، آخر معلوم شد کہ آنحضرت بمکۂ مکرمہ می روند و نماز فجر را
آمدہ در جماعت خانہ ادا می کنند۔ نقل است کہ حضرت پیر
دستگیر ہفتاد سال شب خواب نکردہ بود و پہلوئے مبارک ایشاں
بر زمیں نرسیدہ بود و وضوئے آنحضرت جز در قضائے حاجت باطل
نمی شد و ہمیشہ چشم بستہ در مراقبہ می بودند و ہر گاہ چشم مبارک وا می کردند و
نظر فیضِ اثرِ خاص آنحضرت بر ہر فاسقے کہ می افتاد تائب می شد و دیگر
پیرامونِ معصیت نمی گردید۔

نقل است کہ حضرت پیر دستگیر من می فرمودند کہ ہر کس مرید
معین الدین، مرید فرزندانِ معین الدین شود، معین الدین پائے ذرہ بہشت
نہند تا آنہا را بہ بہشت نبرد۔ جمعے پرسیدند کہ مراد از فرزندان چہ کسانند
فرمودند مراد خلفا اند، تا قیام قیامت شجرۂ ارادتِ ہر کس کہ معین الدین
رسد او را امیدِ نجات است۔ حضرت پیر دستگیر فرمودند روزے در

Marfat.com

کعبۂ معظمہ مشغول بودم، ہاتفے آواز داد کہ اے معین الدین، ما از تو خوشنود شدیم و ترا آمرزیدیم، از شنیدن این بشارت وقتم خوش شد، گفتم الٰہی بیچارۂ معین الدین را اگرچہ آمرزیدی، اما خواستے دارد اگر قبول شود باز ہاتف آواز داد اے معین الدین تو دوستِ مائی، بخواہ ہر چہ میخواہی گفتم الٰہی آنانیکہ مریدانِ معین الدین اند و مریدِ مریدانِ معین الدین شوند ایشاں را نیز بیامرز، باز از ہاتفے شنیدم کہ می گوید کہ ہر کہ مریدِ مریدان تو باشد آنہا را نیز آمرزیدم، نقل است کہ آنحضرت ہمیشہ صاحب سماع و از عشق الٰہی مست بودند چنانچہ ہر کس در صحبتِ فیض بخشِ ایشاں بودے اہلِ سماع گشتے۔ گویند سرود ہندی نیز گاہے می شنیدند اما سماع نمی کردند و دریں اختلاف است واللہ اعلم۔

نقل است کہ آنحضرت حفظہ اللہ محبت داشتند و ہر روز دو ختم می کردند و در ہر ختمے ہاتفے آوازی دادکہ ختم ترا قبول کردیم۔

نقل است کہ وقتے خواجہ عثمان ہارونی حضرت پیر دستگیر را بجائے خود بنشاندند، بطریق وعظ فرمودند کہ خرقۂ درویشاں پوشیدی، باید کہ کار درویشاں کنی و کارِ درویشاں فقر و فاقہ و محنت کشیدن است نہ رنج دیدن و اندوہ و شادی نزد ایشاں برابر است راحت و جراحت پایشاں مساوی۔ درویشِ محبت با فقیران و غریبان کند و با مسکینان و درویشاں نشیند و از اہلِ دنیا محترز بود، پس ایں درویش چنیں کرد محبت (۱) حضرت ذوالجلال و

(۱) محبّ۔

Marfat.com

مقرب برکمال گردید، چوں نصیحت تمام کردند، دستِ مبارک آنحضرت
راگرفتہ گفتند الٰہی معین الدین راقبول کن ومقربِ خویش گرداں۔ ہاتفے
آواز دادکہ نام اورادرزمرۂ محبوبانِ خود ثبت کردہ ایم واورا سرِ قوم مشائخ
گردانیدہ ایم۔ گویند ہرکس از صدق دل سہ روز درصحبتِ پیر دستگیر
می ماند ولی اللہ وصاحبِ کشف وکرامات می گردید۔ نقل است کہ در
بغداد ہفت تن ترسایانِ صاحبِ ریاضت بودند ودرشش ماہ بہ لقمۂ
طعامے افطار می کردند وخلق بسیارے معتقد ایشاں بود۔ از آیندہ حکایت
کردندے۔ روزے نزدِ آنحضرت آمدند بمجرد آنکہ نظرِ مبارک آنحضرت
برآنہا افتاد ہیبت خوردہ درپائے مبارک حضرتِ ایشاں افتادند۔
حضرت پیر دستگیر فرمودند اے بے دینان خدائے تعالیٰ را می بینید وغیر
او راکہ آتش باشد پرستش می کنید۔ گفتند ما از آتش می ترسیم، چراکہ
فردا کارِ ما با آتش خواہد بود، حرمت ما نگہدارد ومارا نسوزد، آں حضرت
فرمودند اگر خدائے تعالیٰ را پرستید ہم حرمت شما را نگاہدارد وہم از آتش
دوزخ نجات بخشد۔ ترسایاں گفتند کہ شما کہ خدائے را می پرستید اگر آتش
شما را نسوزد ایمان می آریم۔ آنحضرت فرمودند آتش کفشِ مرا نتواند سوخت
چہ حد دارد کہ مرا تواند سوخت۔ گفتند اگر مشاہدہ کنیم، ایمان آریم حضرت
پیر دستگیر نعلین خود را در آتش انداختند وفرمودند اے آتش کفشِ معین
را نیکو نگاہداری، بمجرد انداختن آتش سرد گشت وآواز برآمد کہ آتش
را چہ یارا کہ کفشِ دوستِ مارا تواند سوخت، چوں ترسایاں ایں معنی را

Marfat.com

مشاہدہ کردند فی الحال ایمان آوردند و مرید آنحضرت گشتند و از جملۂ اولیا شدند۔

نقل است کہ وقتے حضرت پیر دستگیر مسافر بودند بکفرستانے رسیدند۔ کفار را خبر شد کہ چندے کہ از مسلماناں آمدہ اند، جمعے تیغہا در دست گرفتہ بقصد آنحضرت دویدند، چوں نزدیک رسیدند نظر آں کافراں بر روئے مبارک آنحضرت افتاد، بیکبارگی فریاد آوردند کہ اے بزرگ ماخدمتگارِ شما ایم بر ما لطف و شفقت کنید کہ ہمہ مسلمان می شویم۔

حضرت پیر دستگیر کلمۂ طیبہ و شہادت بر ایشاں عرض کردند، ہمگی کلمہ گفتہ ایماں آوردند و اہلِ آں کفرستان از یمنِ قدم آنحضرت ہمہ مسلمان شدند۔ گویند در عصر آں حضرت جمع کثیرے از کفار مسلمان شدند گویند حضرت پیر دستگیر وقتیکہ متوجہ اجمیر بودند از لاہور بہ دہلی رسیدند و چند گاہ در آنجا اقامت نمودند، چوں از دحام و ہجوم خلق بر ایشاں بسیار شد، بجانبِ اجمیر متوجہ گشتند و دراں مقامِ خجستہ فرجام اگرچہ فی الجملہ رونقِ اسلام بود۔ امّا کفّار فجّار غلبہ داشتند۔ سلطان قطب الدین خدمتِ داروغگی آں خطّہ را بہ سید حسین کہ در عرف ایشاں را خنگ سوار میگویند فرمودہ بود۔ سیّد مذکور عطیۂ قدوم سعادت لزوم حضرت پیر دستگیر را دولتِ عظمیٰ دانستہ ہمیشہ در صحبتِ فیض بخش آں حضرت بسر می برد و از برکتِ مقدم شریف آں حضرت بیشترے از کفار ما حوالی آں دیار را بہ تشریفِ ایمان و اسلام مشرف گردانید و ہر کس ایمان نمی آورد، بطریق جزیہ نذر و نیاز بخدمت حضرت

Marfat.com

پیر دستگیر می فرستاد، چنانچہ تا این زمان و این وقت رسم فرستادن نذر و نیاز
اولاد آنہا بہ روضۂ متبرکۂ آنحضرت برحال است و ہر سال بہ زیارتِ
روضۂ منورہ آنحضرت می آیند و سر نیاز بر آن آستانِ قدسی نشان می نہند۔
گویند در عہدِ سلطان شمس الدین التمش دو بار دیگر نیز آنحضرت بدہلی
تشریف آوردہ اند۔ مولانا مسعود از مولانا احمد خادم آنحضرت نقل کردہ
اند کہ آنحضرت مرتبۂ اول کہ از اجمیر بہ دہلی تشریف آوردند و باز بہ اجمیر
آمدند متاہل شدند و این مقدمہ چنین بود کہ سید وجیہ الدین محمد مشہدی
در خطۂ اجمیر داروغہ بود، دخترے داشت در نہایت جمال و در عصمت و
عفت بر کمال، نام مبارکش بی بی عصمت بود، بحد بلوغ رسیدہ پدرش
می خواست کہ بحبالۂ عقد بزرگ زادہ در آرد اما ہیچ کس را در خورِ حال و
کمالِ او نمی یافت و ہمیشہ در این فکر می بود، شبے حضرت امام جعفر صادق را
رضی اللہ عنہ بخواب دید کہ می فرمایند فرزندم وجیہ الدین اشارت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بر این است کہ این عاجزۂ خود را بہ شیخ
معین الدین حسن الحسینی بسپاری و بعقدِ شرعی بہ او دہی، سید مذکور از
پیوستگانِ آنحضرت بود، این واقعہ بخدمت حضرت پیر دستگیر ظاہر
ساخت، فرمودند کہ اگرچہ عمرِ من بآخر رسیدہ اما چون اشارتِ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چنین است قبول نمودم و آنحضرت بعد از تاہل
ہفت سال در حیات بودند بعدہٗ بجوارِ رحمتِ الٰہی انتقال فرمودند و عمر مبارک
حضرت بہ نود و ہفت سال رسیدہ بود و در حلتِ آنحضرت روز دوشنبہ،

Marfat.com

ششم ماہِ رجب المرجب سال ششصد وسی وسہ ہجری بود، ایں مقدمہ از
کتاب سیر العارفین نوشتہ شدہ، وبتاریخ ششم ماہِ رجب در خطۂ اجمیر
عرسِ آنحضرت بسیار خوب وعالی می شود واز اطراف واکنافِ ہندوستان
مردم بسیارے می آیند وکثرتِ عظیمی در روضۂ منورۂ حضرت پیر دستگیر فراہم
می آید ونذر ونیاز بسیار می برند وایں حقیر ترین مریدان نیز بتاریخ مذکور
عرس می کند ودر رسالۂ دیگر چنیں۔ دیدہ شد کہ بعد از تامل ہفدہ سال در
قیدِ حیات بود ناروسنِ مبارک آنحضرت بہ یک صد وہفت سال رسیدہ
بود ودر ملفوظاتِ آنحضرت مسطور است کہ بعد از رحلت در پیشانیِ
نورانیِ حضرت پیر دستگیر نوشتہ پیدا آمدہ بود کہ حبیب اللہ مات
فی حب اللہ وشیخ عبد الحق دہلوی نیز در کتاب اخبار الاخیار نوشتہ کہ
ایں عبارت در پیشانیِ مبارک آنحضرت قدس اللہ سرہٗ ظاہر شدہ بود
ولبقولے در ماہ ذی الحجہ سال مذکور قضیۂ رحلتِ آنحضرت روی دادہ۔
اوّل اصح است ونخطۂ شریفۂ اجمیر در محل اقامتِ خویش مدفون گشتہ اند۔
اول قبر شریف حضرت پیر دستگیر از خشت بود، بعد ازاں صندوقے از
سنگ بالائے آں ساختند، قبر اول را ہم بحال گذاشتند۔ باین جہت
قبر شریف بلند است واوّل کسے کہ در روضۂ منورۂ آنحضرت عمارت کرد
خواجہ حسن ناگوری بود، بعد ازاں دروازہ وخانقاہ را بعضے از ملوک
آمدہ ساختہ اند۔ نقل است چوں حضرت پیر دستگیر از عالمِ فانی
بملکِ جاودانی رحلت فرمودند، جمعے از اکابرِ دین حضرت رسالت پناہ

Marfat.com

راصلی اللہ علیہ وسلم در واقعہ دیدند کہ میفرمایند دوست ما معین الدین سنجری می آید باستقبالِ او آمدہ ایم۔ گویند بزرگے بعد از رحلت آنحضرت را بخواب دید، پرسید کہ حال موت و قبر و سوالِ فرشتگان چگونہ بود، فرمودند ہمہ بفضلِ خدائے رحیم آسان شد امّا چوں مرا از برِ عرش بردند آواز آمد کہ چرا چندیں ترسیدی، گفتم الٰہی از قہاری و جباری تو می ترسیدم۔ فرمان آمد اے معین الدین کسی کہ در دہم ذی الحجہ سورۃ الفجر خواندہ او را با ترس چہ کار، برو کہ ترا آمرزیدم و از و اصلانِ خود گردانیدم۔

گویند وجہ تسمیہ اجمیر آنست کہ اجا نام راجہ بود کہ تا حدود غزنین در تصرف داشت و آجا بزبانِ سپاستر ہندواں آفتاب را نیز گویند و میر بزبانِ ہندی کوہ را می گویند و اول دیوارے کہ بر سرِ کوہ در ہندوستان بنیاد نہادہ اند، ہمیں دیوار ہائے بالائے کوہ اجمیر است و اول حوضے کہ در ولایتِ ہندوستان کندہ اند پیشکر است کہ از اجمیر پیدا کردہ راہ خواہد بود منقول است از رسالہ انیس العارفین کہ حضرت پیر دستگیر، احوالِ پیر و مرید شدنِ خود را نوشتہ اند در مسجد بغداد کہ مشہور است بمسجد خواجہ جنید قدس اللہ سرہٗ دولت پائے بوس حاصل کردہ اند۔ حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ مشائخ کبار حاضر بودند کہ این درویش رسید بر زمین نہاد و بایستاد، پیر من فرمودند دو رکعت نماز بگذار، بگذاردم فرمودند مستقبل قبلہ بنشین، بنشستم، فرمودند سورۃ البقر بخوان، خواندم فرمودند شصت بار کلمہ سبحان اللہ بگو، گفتم، انگاہ خود بایستادند

Marfat.com

وروے سوئے آسمان کردند و دست مرا گرفتند و گفتند بیا کہ بخدائے رسانیدم
ہمیں کلمہ کہ فرمودند کلاہِ چار ترکی مبارک بر سر نہادند و گلیم خاص عطا
کردند، انگاہ فرمودند بنشیں، نشستم، فرمودند، ہزار بار سورۂ اخلاص
بخواں، خواندم، فرمودند کہ در طریقاتِ مشائخ ما ہمیں یکشبا روز
مجاہدہ است، بروبکروز و یک شب مجاہدہ کن، بحکم حضرت ایشاں
یکشبا روز بطاعت گزرا بندم چوں روز شد خدمت ایشاں رفتم
وروئے نہادم، فرمودند بنشیں، بنشستم، فرمودند نظر ببالا کن، چوں
سوئے آسماں نظر کردم فرمودند تا کجا می بینی، گفتم تا عرشِ عظیم، فرمودند
در زمین نگر، ہمیں کہ در زمیں دیدم فرمودند تا کجا می بینی، گفتم تا تحت
الثریٰ، باز فرمودند کہ سورۂ اخلاص بخواں چوں ہزار بار خواندم فرمودند
باز سوئے آسماں بیں، چوں دیدم فرمودند تا کجا می بینی، گفتم تا حجاب
عظمت، فرمودند چشم بپوش کن، چنیں کردم فرمودند باز کن، چوں چشم باز
کردم دو انگشت خود بمن نمودند و فرمودند کہ چہ می بینی، گفتم ہزدہ ہزار
عالم را تماشا می کنم، ہمیں کہ این سخن گفتم، فرمودند کار تو تمام شد، بعد ازاں
خشتے در پیش بود، فرمودند کہ این خشت را بردار، چوں برداشتم خشتے
دینار از زیر آں بیروں آمد، فرمودند ببر و بر درویشاں صدقہ کن، چناں
کردم و باز آمدم فرمودند چند روز در صحبتِ ما خواہی بود گفتم فرمان خواجہ
راست، آنگاہ حضرت خواجہ عثمان قدس اللہ سرہٗ بجانبِ مشرق مسافر
شدند و من در خدمت بودم، بشہرے رسیدیم و جماعتے را دریافتیم

Marfat.com

کہ از خود خبر نداشتند چند روز در آنجا گذرانیدیم چنیں استماع افتاد کہ ایں جماعہ ہمیشہ در تحیر اند و ہرگز ہشیار نمی شوند، از آنجا متوجہ زیارتِ حرمین شریفین شدند، چوں بخانۂ کعبۂ معظمہ رسیدند در زیر ناودان کہ محلِ اجابتِ دعاست، دست مرا گرفتہ در حقِ من دعا کردند، آوازے آمد کہ ما معین الدین محمد سنجری را قبول کردیم، چوں از مکۂ معظمہ بمدینۂ مشرفہ رسیدند در روضۂ منورہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ایں درویش را فرمودند سلام کن، سلام کردم از روضۂ سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز آمد کہ وعلیک السلام یا قطب المشائخ، بروکہ بکمال رسیدی و از مدینۂ منورہ در خدمتِ پیرِ خود بطرفِ بخارا آمدم و بالاکابر ہر جا صحبت میداشتم، الغرض مدت دہ سال در خدمت پیرِ خود حضرت خواجہ عثمان ہارونی مسافرت کردم و باز حضرت خواجہ عثمان قدس اللہ سرہٗ معاودت نمودہ بہ بغداد آمدند و ایشاں معتکف گشتند و بعد از چند گاہ باز مسافر شدند و دو سال دیگر در سفر بودند و ایں درویش جامۂ خواب و ابریق حضرت ایشاں را برمیداشتم، چوں بست سال تمام شد، حضرت خواجہ بہ بغداد آمدہ اقامت نمودند و ایں درویش را فرمودند، دیگر من از اینجا بیروں نخواہم آمد، ترا باید کہ ہر چاشتگاہ حاضر شوی تا ترا تعلیم فقہ و دیگر فوائد نمایم، پس ایں درویش ہمچناں میکرد و ہر روز بخدمتِ ایشاں می رفت و آنچہ از زبانِ مبارکِ ایشاں می شنید بقلم می در آورد، القصہ آں حضرت بست و ہشت روز در خدمتِ پیرِ خود حاضر شدہ و بست و ہشت مجلس را نوشتہ

Marfat.com

رسالہ ساختہ اند، و دریں مجلس ہا ہمہ وعظ و نصیحت است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں فرمودہ اند و حضرات چہار یار بزرگوار رضی اللہ عنہم ہر کدام چنیں و چناں فرمودہ اند و در مجلسِ اول ازاں مجالس سخن از ایمان کردہ و مجلسِ آخریں در توبہ نصوح فرمودہ اند و بعد ازاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ روحہ فرمودند، اے معین الدین ایں ہمہ سخن برائے کمالِ حال بود۔ ہر چہ گفتم باید کہ ہمہ را بالعمل آوری تا فردائے قیامت شرمندگی حاصل نشود، چوں نصائح و مواعظ تمام شد، خرقہ و مصلّا و عصائے خود را بحضرت پیر دستگیر عنایت کردہ فرمودند کہ یادگارِ خواجہ گانِ ماست بستان و باخود دار و بعد از خود ہر کرا مردِ دیانی باو بدہ۔ گویند حضرت خواجہ ما قدس اللہ سرہٗ از او تاد بودہ اند و حضرت پیر دستگیر اکثر دوگانہ از بہر یگانہ میگذاردند و اکثر صلوٰۃ بر سید انام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میفرستادہ اند و در وقتِ تناولِ طعام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ میگفتند و ایں بیت و ایں مصراع را بر زبانِ گہر بار اکثر می آوردند۔ بیت

خوبرویاں چو پردہ برگیرند
عاشقاں پیشِ شاں چناں میرند

"صحبتِ نیکاں بہ از طاعت بود" بعضے گفتہ اند کہ آنحضرت در اصل متاہل نشدہ اند و بعضے گفتہ اند متاہل شدہ اند اما فرزند نشدہ و ایں ہر دو قول ضعیف است، قول صحیح آنست کہ آنحضرت متاہل شدہ اند و فرزندان حاصل گشتہ اند چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی در کتابِ

Marfat.com

"اخبار الاخیار" خود نوشتہ اند کہ آنحضرت دو کدخدائے داشتند یکے بی بی عصمت کہ ذکر ایشاں سابق مرقوم گشتہ، دوم آنکہ حضرت پیر دستگیر شبے در واقعہ دیدند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرمایند:۔

"اے معین الدین محمد تو معین دین مائی، سنتے از سنتہائے ما ترک کردہ" اتفاقاً ہماں شب حاکم قلعہ بتلی ملک خطاب نام بر سر کافران آنحدود تاختہ بود و دختر راجۂ آں دیار اسیر او گشت و ملک خطاب مرید حضرت پیر دستگیر بود، آں دختر را کہ آوردہ بود بخدمت حضرت ایشاں گذرانیدند و آنحضرت قبول کردند و نام او را امۃ اللہ نہادند و از ہر یکے ازیں دو خاتون اولاد شد، حضرت بی بی حافظ حمال در تہ پائے پدر بزرگوار خود است و جفت شریعت ایشاں شیخ رضی بودہ اند و قبر شیخ در یکے از قصبات ناگور است بکنار حوضے کہ آں را مندلا میگویند و از بی بی دو پسر شدہ بود کہ در حال طفولیت ازیں عالم فانی رحلت کردند۔ بعضے از مردم عوام میگویند کہ بی بی دختر حقیقی حضرت پیر دستگیر نبودند، دختر خواندۂ آنحضرت اند لیکن سخن عوام را اعتبارے نیست چرا کہ ایں مقدمات در کتب مندرج است و منقول است کہ حضرت پیر دستگیر را سہ پسر بودہ است، شیخ ابو سعید و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین و اختلاف است درین کہ ہر سہ از بی بی عصمت اند یا از بی بی امۃ اللہ، سید محمد گیسو دراز کہ مرید حضرت شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ اند با یک جماعۂ درویشاں برین اند کہ ہر سہ از بی بی عصمت شدہ اند و دو فرزند دیگر از بی بی امۃ اللہ

Marfat.com

اند واللہ اعلم بالصواب۔ شیخ فخرالدین قدس اللہ سرہٗ بسیار بزرگ و
صاحب حال و مقامات عالیہ بودہ و بکسب زراعت اشتغال داشتند و
موضع ناندن کہ در حوالی اجمیر است احیا ساختہ اند و آنچہ در ملفوظات
مشائخ چشتیہ مسطور است کہ فرزندان آنحضرت را ازینہی احیائے
بودہ و حاکم مزاحمت می رسانید و بدین جہت بدہلی تشریف آوردند ہمین
شیخ فخرالدین بودہ اند و ایشان بعد از پدر بزرگوار خود بیست سال در قید
حیات بودہ اند و در قصبہ سروار کہ از خطہ اجمیر شانزدہ کروہ است برحمت
حق پیوستہ اند و مدفن شریف ایشان نزدیک حوض قصبہ مذکور است
و شیخ حسام الدین پسر خورد حضرت پیر دستگیر بودند چنین گویند ایشان غائب
شدہ بصحبت ... پیوستہ اند در اخبار الاخیار شیخ عبدالحق دہلوی
نوشتہ اند کہ اولاد و احفاد آنحضرت متیقن است و آنچہ بعضے مردم عوام
گویند کہ حضرت خواجہ بزرگوار حصور بودہ اند و فرزندان نداشتند غلط
فاحش است۔ ذکر اولاد آنحضرت در ملفوظات مشائخ چشت واقع
است۔ شیخ فرید نبیرہ شیخ حمید الدین ناگوری از پدر خود نقل کردہ کہ چون
حضرت خواجہ ما را فرزندان حاصل شدند از من پرسیدند کہ حمید چونست
پیش ازین کہ قوی و جوان بودیم ہرچہ از درگاہ حضرت عزت می طلبیدیم
زود می یافتیم۔ اکنون کہ پیر و ضعیف شدیم حاجت بدعا می شود و کار بہ
درنگ می کشد۔ بندہ عرض کرد کہ حضرت را روشن است کہ چون حضرت
مریم را علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل نشدہ بود

Marfat.com

میوۂ زمستان بہ تابستان میرسید و بے منت در محراب حاضر می یافت، چوں
عیسےٰ علیہ السلام متولد شدند حضرت مریمؑ منتظر شدند کہ رزق ہمچناں خواہم
یافت فرمان آمد کہ بر و و شاخہائے درخت خرما را بسوئے خود بجنبان تا بر تو
خرمائے تازہ بریزد، دراں حال و دریں حال ایں قدر تفاوت است حضرت
خواجہ را ایں جواب از بندہ قبول اُفتاد و بہ پسندیدند۔ شیخ فخر الدین ولدِ
آں حضرت را پسرے بود شیخ حسام الدین سوختہ، بسیار بزرگ بودہ
اند، با حضرت شیخ نظام الدین بدایونی قدس سرہٗ صحبت داشتہ بودند
قبر شیخ حسام الدین سوختہ در قصبۂ سانبھر طرفِ مغرب بر سرِ راہِ خطۂ
اجمیر واقع است۔

خواجہ معین الدین خورد، پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوختہ اند و
ایشاں را خورد نسبت بحضرت خواجہ بزرگ می گویند و ہمیں منقبت و
افتخار بایشاں بس است، خواجہ خورد درویشے کامل بودہ اند و پیش از
آنکہ مرید شوند بکسب و ریاضت و مجاہدت کار بجائے رسانیدہ بودند
کہ بے واسطہ از حضرت پیر دستگیر خواجۂ بزرگ استفاضہ می کردند و آخر
بحکمِ آنحضرت مرید حضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہٗ شدند و
خرقہ خلافتِ ایشاں پوشیدند و یکے از بنایر حضرتِ پیر دستگیر خواجۂ
بزرگ شیخ بایزید بودند، وقتے کہ سلطان محمود خلجی بادشاہِ مالوہ بود،
شیخ بایزید بعد از عمرہا از سفر باز آمدند و ادعائے نسبتِ فرزندی
آنحضرت کردند و سلطان محمود خلجی ایشاں را بتدریسِ خطۂ اجمیر نصب کرد

Marfat.com

ایشاں عالمِ کامل بودند شیخ احمد مجرّد گفتہ اختلافِ مردم کہ در فرزندان
حضرت خواجۂ بزرگ قدس اللہ روحہٗ مشہور است در ہمیں شیخ یا بزید
است کہ بعد از مدتے از اقامت نمودن باجمیر جماعۂ انکار فرزندی ایشاں
کردند و بہ بادشاہ وقت رسانیدند۔ بادشاہ از علماء و مشائخ آں زماں
استفسار کرد شیخ حسین ناگوری و مولانا رستم اجمیری کہ از علمائے عصر و قدمائے
اجمیر بودند با علمائے دیگر گواہی دادند کہ شیخ از فرزندان شیخ قیام الدین
بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن حضرت خواجہ معین الحق والملۃ
والدین اند قدس اللہ ارواحہم و شیخ حسین بفرزندان شیخ بایزید نسبت
خویشی کردہ اند و دختر دادہ اند، ازیں ظاہر است کہ نسبتِ فرزندی
ایشاں بر شیخ حسین متحقق شدہ، معلوم ہمگناں کہ پیر دستگیر خواجہ معین الحق
والدین محمد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ از سادات حسینی بودہ اند و بلاشبہ اولادِ
امجادِ حضرت سید المرسلین اند صلی اللہ علیہ وسلم و دریں سخنے نیست چوں
بادشاہِ عصر حضرت خلافت پناہ صاحبقرانِ ثانی شاہجہان بادشاہ
خلد اللہ ملکہٗ کہ والدِ ایں ضعیفہ اند، بر حقیقت سیادتِ حضرت پیر دستگیر
اطلاع نداشتند، بنا بر اں در تفحص ایں امر بودند و ایں فقیرہ مکرر گفت
کہ ایشاں سیّد بودند یا و رکمی کردند تا آنکہ روزے اکبر نامہ مطالعہ می نمودند
شیخ ابو الفضل حقیقتِ سیادتِ حضرت پیر دستگیر و شمہ از احوال سعادت
انتسال آنحضرت را در اکبر نامہ ذکر کردہ، بنظرِ مبارکِ ایشاں در آمد،
ازاں روز ایں معنی کہ روشن تر از آفتاب بود بر پادشاہ ظلّ اللہ ظاہر گشت۔

Marfat.com

وبدانکہ حضرت پیر دستگیر را چشتی ازیں جہت گویند کہ چشتیہ نام قصبہ است
از ولایت خراسان، چوں اولیاء اللہ مثل حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی
و خواجہ ابو محمد چشتی و حضرت خواجہ مودود چشتی و حضرت خواجہ یوسف چشتی
قدس اللہ اسرارہم ازاں قصبہ بودند بنابراں این سلسلہ را چشتیہ گویند و
ہر کس از مریدانِ ایشاں است او را چشتی می نامند و حضرت پیر دستگیر
حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری روح اللہ روحہ در ہمیں سلسلۂ چشتیہ
مرید شدہ اند و نسبت ارادتِ ایشاں بہ پانزدہ واسطہ بحضرتِ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم میرسد و مرید خاص و خلیفہ بزرگِ حضرت پیر دستگیر
حضرت خواجہ قطب الدین احمد بختیار اوشی کاکی اند و مرید و خلیفۂ خاص
ایشاں حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی و مرید و خلیفۂ خاص
ایشاں حضرت شیخ نظام الدین محمد بدایونی و مرید و خلیفۂ خاص ایشاں
حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس اللہ اسرارہم۔

صاحبِ "سیر العارفین" می نویسد کہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود
خرقۂ خلافت بہیچ کس ندادہ اند و در وقتِ دفن بموجب وصیتِ
ایشاں خرقہ و عصا و تسبیح و کاسہ چوبیں و نعلیں را با ایشاں در قبر
گذاشتند ——— باتمام رسید شمۂ از ذکر حضرت پیر دستگیر
قدس اللہ سرہٗ پس لازم دانست کہ پارہ از احوال خلفائے کبارِ آنحضرت
را کہ اسامیٔ ایشاں، بالا مذکور شدہ دریں رسالہ مندرج سازد
واللہ الموفق بالاتمام

Marfat.com

ذکرِ حضرت قطب مشائخ کبار و قدوۃ اکابرِ عالی مقدار عارفِ معارفِ ربانی، سالکِ مسالکِ حق یقینی و خداوندی خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی قدس اللہ سرہ

نامِ شریف ایشاں بختیار است و لقب قطب الدین ایشاں مرید و خلیفہ حضرت پیر و سنگ خواجہ معین الملۃ والحق والدین رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ روحہ اصلِ ایشاں از اوش است و آں قصبہ ایست از ولایت ماوراء النہر، بسیار بزرگ و صاحبِ کرامات و مقاماتِ عالیہ بود و ایشاں را پدر بزرگوارِ ایشاں کمال الدین احمد موسیٰ حضرت خواجہ را طفل گذاشتہ از دنیا رحلت نمودند و والدہ ماجدہ ایشاں کہ بسیار عفیفہ صالحہ عابدہ زاہدہ تربیت می کردند چوں بہ پنج سالگی رسیدند بامرِ صالح کہ ہمسائگیِ ایشاں می بود ہمراہ ساختہ بجہت تعلیمِ قرآن مجید نزدِ معلمے فرستادند و در راہ حضرت خضر علیہ السلام بآں مرد صالح ملاقات نمودہ گفتند ایں طفل را بمن ہمراہ کن کہ معلمی صالحے بسیار مے و ایشاں را باخود ہمراہ گرفتہ نزدِ حضرت شیخ ابوحفص بردہ گفتند کہ ایں طفل از خاندانِ بزرگ است و بزرگ خواہد شد، شیخ ابوحفص بایشاں گفتند

Marfat.com

ایں شخصے کہ ترا آوردہ بود، خضر بود، علیہ السلام و از برکتِ صحبتِ شیخ ابو حفص
ایشاں را فتوحاتِ غیبی و فیوضاتِ لاریبی روئے نمود و علوم ظاہری و
باطنی حاصل آمد و بمعاملاتِ دینی و حالات یقینی رسیدند و ریاضت و
مجاہدتِ بسیار کشیدہ و کامل و مکمّل گشتند۔ ہمدراں ایّام حضرت قطب
الاولیا پیر دستگیر خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ بآنجا رسیدند و ایشاں
حلقۂ ارادت آنحضرت در گوش و دستِ بیعت دادند و بشرفِ
خلافت مشرف شدند و از آنجا بجانبِ بغداد عزیمت نمودند و
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ اوحد الدین کرمانی و دیگر
مشائخِ آں دیار رحمہم اللہ تعالیٰ دریافتہ اند، چوں شنیدند کہ حضرت
پیر دستگیر متوجّہ ہندوستان گشتہ اند، ایشاں نیز باتفاق شیخ جلال الدین
تبریزی قدس اللہ سرہٗ روانۂ ہندوستان شدند و در ملتان با حضرت
قدوۃ الواصلین والعارفین شیخ بہاء الدین زکریا روح اللہ روحہٗ
ملاقات نمودند و در صحبتِ ایشاں می بودند، ہمدراں ایام لشکرے
از دشمناں آمدہ قلعۂ ملتان را محاصرہ نمود و کار بر اہلِ شہر و قلعہ بسیار
تنگ شد، حاکم شہر التجا بخدمت حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین
آوردند و ایشاں دعائے خواندہ بر تیرے دمیدند و فرمودند کہ ایں تیر را
وقتِ شام بجانبِ لشکرِ دشمن بیندازید۔ حاکم چنیں کرد۔ ہماں شب
دہشتے بر دشمناں افتاد و خود بخود بگریختند و خلقِ خدا از شرِ ایشاں

(۱) آنہا

Marfat.com

نجات یافتند۔

گویند حضرت سلطان العارفین شیخ فریدالدین مسعود گنجِ شکر قدس اللہ سرّہٗ نیز در ملتان بشرفِ ارادتِ حضرت قطب الاولیا مشرف شدند و حضرت خواجہ از ملتان متوجہ دہلی گشت و سلطان شمس الدین پادشاہِ دہلی قدومِ سعادت لزوم حضرتِ ایشاں را عطیۂ از عطایائے الٰہی دانستہ استقبال نمودہ باعزاز تمام بشہر آوردو حضرت ایشاں در موضع کیلوکھری نزول فرمودند و حضرت شیخ محمد عطا کہ بہ حمید الدین ناگوری مشہور اند و دیگر مشائخ در خدمت و صحبتِ حضرت خواجہ قطب الاولیا حاضر می بودند و سلطان شمس الدین در ہفتہ دو مرتبہ بملازمتِ ایشاں میرفت آخر بالحاح تمام التماس کرد کہ حضرتِ والا کرم نمودہ در شہر اقامت فرمایند التماس سلطان را قبول فرمودہ بشہر نزدیک آمدہ در مسجد ملک عزالدین فرود آمدند و عریضہ باشتیاقِ تمام بخدمتِ حضرت پیر دستگیر قطب الآفاق خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ نوشتند و التماس کردند کہ اگر اشارت شود بسعادتِ ملازمت برسد آنحضرت در جواب نوشتند کہ قربِ جانی را بُعدِ مکانی مانع نیست۔ ہمانجا مشغول باشید کہ بتوفیق سبحانی ما آں طرف متوجہ خواہیم شد و حضرت پیر دستگیر از خطۂ دلپذیر اجمیر عازم گشتہ بہ دہلی رسیدند و در منزلِ حضرت خواجہ قطب الملۃ نزول فرمودند دولتے عظیم بایشاں روئے نمود و تمامی اکابر و اہالی آں شہر بسعادتِ ملازمتِ ایشاں مستعد گردیدند و حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنجشکر نیز دراں

Marfat.com

ایام در خدمت پیر خود حضرت خواجہ قطب الدین بودند و سعادتِ
دست بوس آں حضرت را دریافتند و حضرت پیر دستگیر بارہا فرمودہ
اند کہ بابا بختیار شاہبازے عظیم در دام آوردہ کہ جز سدرۃ المنتہیٰ
آشیانہ نگیرد و بعد از چند روز حضرت پیر دستگیر عازم اجمیر گشتند و حضرت
خواجہ ہم در ملازمت روانہ شدند۔ ازیں معنی اہلِ شہر را حالتے سخت
روئے نمود و تابِ حرمان و جدائی از خدمتِ ایشاں نداشتند گریہ و زاری
بسیاری نمودند۔ سلطان شمس الدین نیز خود را باضطراب تمام بخدمتِ
آں حضرت رسانیدہ الحاح و تضرع مالا کلام در بودنِ حضرت خواجہ
کرد۔ حضرت پیر دستگیر ایشاں را رخصتِ مراجعت فرمودند۔
حسب الامر حضرت پیر خود برگشتہ در دہلی ماندند و بارشادِ طالبان
مشغول گشتند۔ ہرگز از کسے فتوح قبول نمی کردند و اکثر با خضر علیہ السلام
صحبت می داشتند و در اواخر حال متاہل شدند و اللہ تعالیٰ دو پسرِ
تواماں عطا فرمود و در رسالۂ دیگر نوشتہ دیدہ شد کہ حضرت خواجہ
قطب الدین در خدمتِ حضرت پیر دستگیر خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ
بودند چوں چہل روز بر حلتِ آں حضرت ماند، خرقۂ خلافت و مصلیٰ و
عصا و نعلین با ایشاں عنایت نمودہ، رخصتِ دہلی فرمودند۔ آیندہ
خبر آوردہ کہ بعد از روانہ شدنِ شما آں حضرت بیست روز در حیات
بودند ——— حضرت خواجہ قطب الملۃ را کاکی ازاں
گویند کہ فقر بر ایشاں غالب بود حرمِ محترمِ حضرت ایشاں بعد از یک

Marfat.com

فاقہ و دو فاقہ از زنِ بقالے آں قدر کہ کفاف شود قرض میکردند۔ روزے
زنِ مذکور حرفِ نا ملائم گفت، حرم ایشاں بعرض رسانیدند کہ او چنیں
گفتہ، فرمودند بعد ازیں از و قرض نکنید و طاقے کہ در حجرۂ ماست
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گفتہ و دست دراں طاق کردہ
بقدرِ احتیاج کاک از آنجا بردارید و قوتِ خود و دیگر وابستگاں سازید
چنیں می کردند و کاک ہائے گرم از قدرتِ الٰہی بیروں می آمد و قوتِ
عیال و فقرا می شد و الحال نیز مجاوراں روضۂ منورۂ ایشاں کاک
می پزند و بر زائراں و درویشاں قسمت می نمایند۔ وجہ تسمیۂ کاک
نیز گفتہ شدہ، امّا آنچہ معتبر است و در کتابہا نوشتہ اند این است کہ
قلمی گردید ــــــ نقل است کہ روزے قوالان این بیت را کہ ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را !
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

بخواندند و حضرت خواجہ را وجدے عظیم در گرفت تا سہ روز قوالان
ہمیں بیت را تکرار می کردند و ایشاں بیہوش بودند در وقتِ نماز
بہوش می آمدند و باز ہمیں بیت را بقوالان فرمودہ بیہوش می شدند تا
چہار روز ایں حالت (۱) بود، شب چہارم حال دیگر گوں گشت و
سرِ مبارکِ ایشاں در بغلِ قاضی حمید الدین ناگوری و پائے
در کنارِ شیخ بدر الدین غزنوی بود، قاضی حمید الدین چوں حال بدیں

(۱) حال۔

Marfat.com

سوال دیدار حضرت ایشاں پرسیدند کہ از خلفا کدام بر سجادۂ حضرت نشیند،
فرمودند خرقہ و عصا و مصلّا و نعلینِ حضرت پیر دستگیر کہ بمن رسید، بشیخ
فریدالدین مسعود اجودھنی برسانید و طائر روحِ حضرتِ ایشاں بملاءِ اعلیٰ
پرواز نمود۔ حضرت شیخ فریدالدین در قصبۂ ہانسی بودند و ایں قضیہ را در
واقعہ دیدہ متوجہ گشتہ روز سیوم از رحلتِ حضرتِ خواجہ بدہلی رسیدند
روئے خود را بمرقدِ منور پیر خود سودند و ہماں روز بموجب وصیّت ایشاں
خرقۂ خلافت پوشیدہ بر آں مصلیٰ نماز ادا کردند و در جائے مبارکِ پیر
خود بنشستند۔ وفاتِ حضرت ایشاں روز دوشنبہ چہاردہم ماہِ
ربیع الاوّل سالِ ششصد و سی و سہ ہجری بودہ و مرقد در دہلی کہنہ است۔

Marfat.com

ذکر سالکِ مسالکِ ترک و تجرید، عارفِ معارفِ توکّل و تفرید، امیرِ مملکتِ حقیقت، پیرِ طالبانِ طریقت، پیشوائے عارفانِ کامل، مقتدائے سالکانِ واصل، راہبرِ طریقِ ہدیٰ، صاحبِ زہد و ورع و تقویٰ سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

لقب ایشاں سلطان التارکین است از خلفائے بزرگِ حضرت پیر دستگیر اند۔ صاحبِ کشف و کرامات و حال و مقاماتِ عالیہ بودہ اند در تجرید و تفرید و توکّل ایشاں بر کمال بودہ و در ریاضت و مجاہدت قدمے راسخ داشتہ اند از اولادِ سعید بن زید اند رضی اللہ عنہ کہ از عشرۂ مبشرہ بودہ اند۔ حضرت شیخ عمرِ دراز یافتہ اند چنانچہ تا اوائل ایام حضرت سلطان الاولیاء شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ در قیدِ حیات بودہ اند۔ نقل است کہ روزے حضرت پیر دستگیر را قدس اللہ روحہٗ وقت خوش بود، فرمودند ہر کس ہر چہ میخواہد بطلبد کہ ابوابِ اجابت مفتوح است۔ شخصے دین خواست، دیگرے خواہشِ

Marfat.com

دنیا نمود، بشیخ حمید الدین فرمودند میخواہی کہ در دین و دنیا معزز و مکرم باشی ایشاں عرض کردند، بندہ را خواہشی نمی باشد خواستِ خداوندِ تعالیٰ است، بعدہ روئے مبارک بجانب حضرت خواجہ قطب الدین کردہ ہمیں سخن فرمودند، ایشاں نیز ہمیں جواب دادند کہ بندہ را اختیارے نیست، حضرت پیر دستگیر فرمودند التارک الدنیا و الفارغ عن العقبیٰ سلطان التارکین ملقب شدند۔ گویند حضرت ایشاں را در موضع سوالی کہ از مضافاتِ ناگور است یکدو طناب زمین احیائے بود کہ بدستِ خود کشت و کار نمودہ محصول آنرا قوتِ خود و عیال میکردند۔

گویند حضرت پیر دستگیر فرمودند کہ اولادِ معین الدین و حمید الدین یکیست آخر الامر ہمچناں شد کہ آں حضرت فرمودہ بودند و در میانِ اولادِ امجاد حضرت پیر دستگیر و شیخ حمید الدین نسبتہا و خویشیہا واقع شد۔ ایشاں را تصنیفاتِ بسیار است و سخنانِ بسیار عالی است، از انجملہ ایں است کہ گفتہ اند "حق تعالیٰ را چوں مشبہاں طلب نہ کنی و ترکِ طلب چوں معطلاں نگیری یعنی طلب نہ کنی و طلب فرونگذاری۔ اللہ تبارک و تعالیٰ در جہتے نیست تا بآں طرف حرکت کنی و در مکانے نیست تا آں مکان را لازم گیری۔ آیندہ نیست تا بدعا و زاری بخوانی۔ و در نیست تا بہ نزدیک او شوی، گم شدہ نیست تا بجوئی۔ زمانی نیست تا منتظرِ زماں باشی، ایں ہمہ نفی طلب است پس اثبات کدام

Marfat.com

است آنکہ نفی خود و نفی اوصافِ خود کنی تا از صفاتِ بشریت بگذری و از جملہ صفات ملکیت کنارہ گیری و از جملہ اشیاء مجرد و منفرد آئی طلب آں نیست کہ اثبات او کنی، طلب آنست کہ خود را محو سازی، طلب آں نیست کہ بدو تازی، طلب آنست کہ خود را در و بازی، طلب آں نیست کہ او را بجوئی طلب آنست کہ ترکِ خود بگوئی۔ تو آئینہ صاف کن چوں صاف شدہ عکس ضروری الوجود است، و ایشاں فرمودہ اند اوّل مرتبۂ سلوک چیست، آنکہ از کونین برآئی، مقصود چیست، آنکہ تو ننمائی راہی در پیش نہادہ اند، ہم باریک و ہم دراز و ترا عمرے دادہ اند ہم تاریک و ہم کوتاہ و دریں تاریکی برائے تو ماہتابے از مطلعِ عنایت طالع کردہ اند، برخیز و بشتاب و ایں ماہتاب را غنیمت دار و ایں عمرِ کوتاہ را گذشتہ انگار، و خود را از مردگاں بشمار و اگر نمردۂ، مردنی میداں۔

جانیست ہر آئینہ بخواہد رفتن
اندر غمِ عشقِ او رود اولیٰ تر

امّا خواجہ بر بسترِ غفلت خوش خفتہ است و نمی داند کہ دعویٰ محبت کہ کردہ است و ہر کس دعویٰ محبت کند، چوں شب در آید و با محبوب نخسپد نام او در دفترِ کذایاں نویسند۔ از ایشاں پرسیدند شریعت و طریقت را چگونہ یکے دانیم، فرمودند چنانچہ تو جان و تنِ خود را یکے میدانی، طریقت جانِ شریعت است،

پرسیدند کہ راہِ منزل اربابِ شریعت و اصحابِ طریقت کدام

Marfat.com

است، فرمودند راہِ منزلِ اربابِ شریعت از نفس و مال برآمدن است و بیغیم مقیم درآمدن و راہِ منزلِ اصحابِ طریقت از جان و دل برآمدن است و بدردہ وحدت درآمدن۔ پرسیدند کہ مالک الملک کجاست تا بہ او رہ آریم، فرمودند کجاست کہ نیست اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ۔ پرسیدند کسے او را دیدہ است کہ بنماید، فرمودند... کہ دیدہ است آنکہ با دیدہ است، نہ آنکہ بے دیدہ است۔

پرسیدند آتشِ دوزخ با درویشاں چہ کار دارد، فرمودند کہ آتشِ دوزخ با درویشاں ہیچ آمیزش و آویزش ندارد، امّا فقر کو، و فقیر کجا، فقر سیاہی است کہ الفقر سواد الوجہ فی الدارین سیاہ روئے باید فقر در سرائے سینۂ او فرود آید۔ پرسیدند فقر بہر حال مذموم است۔ فرمودند فقر امر عدمی است، بعدم فخر کردن مذموم است و بوجود آں فخر کردن محمود ازیں است کہ حضرت خواجۂ عالم و فخرِ بنی آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلّم بوجود دنیا و آخرت فخر نہ کردند، چوں کار بفقر رسید فرمود الفقر فخری۔

وفاتِ حضرت سلطان التارکین در بیست و نہم ماہ ربیع الآخر سال ششصد و ہفتاد و سہ ہجری بودہ، مرقد ایشاں در ناگور است۔

---

(۱) اینکہ مشہورِ عوام است کہ مرقدِ شیخ حمید الدین ناگوری در دہلی بجوار مزارِ فائض الانوارِ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی است بپایۂ تحقیق و تصدیق نرسیدہ۔

Marfat.com

ذکر حضرت قدوۃ اولیائی کبار عمدۃ مشائخ عالی مقدار

سلالۂ عارفان اکمل، سرحلقۂ واصلان اجل، زبدۂ کاملین
شیخ فریدالحق بن مسعود اجودھنی المعروف بشکر گنج قدس سرہٗ۔

از کبارِ اولیائے دہر و بزرگانِ مشائخِ عصرِ خود بودہ مرید و خلیفۂ حضرت
خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اند، قدس اللہ روحہٗ۔ پدر ایشاں خواہرزادۂ
سلطان محمود غزنوی و والدۂ ایشاں دختر مولانا وجیہ الدین خجندی است
منقول است از حضرت سلطان الاولیاء شیخ نظام بداؤنی قدس اللہ
سرہٗ کہ شبے زردے بخانۂ والدۂ ایشاں در آمد، نابینا گشت، دانست کہ
خانۂ بزرگیست، باخدا عہد کرد کہ اگر بینا گردم، دیگر زردی نکنم و مسلمان شوم،
چوں آں عفیفہ صالحہ بر ارادۂ وزد مطلع گشت دعا کرد، زود بینا شد و
بیروں رفت۔ روز دیگر بازن و فرزندانِ خود آمدہ مسلمان شد و نام او عبداللہ
نہادند و یکے از واصلاں گردید۔ دیگر۔ در ملتان در مسجد مولانا منہاج
الدین ترمذی کہ سنِ شریفِ ایشاں بہژدہ سالگی رسیدہ بود بہ تحصیل علومِ
دینی مشغول بودند، ہمدراں ایام حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین اوشی
دراں مسجد تشریف آوردند و حضرت شیخ فریدالدین را صلاح و تقویٰ

Marfat.com

برکمال بود از روئے نہایتِ اخلاص بخدمت حضرت خواجہ آمدند، ایشاں پرسیدند در دستِ شما چہ کتابست، گفتند "نافع" است در علمِ فقہ حضرت خواجہ فرمودند انشاء اللہ تعالیٰ شما را نافع خواہد بود، گفتند مرا خدمتِ حضرت نافع است وہم در آں مجلس مرید شدند، چوں حضرت خواجہ از ملتان متوجہ دہلی شدند و ایشاں سہ منزل ہمراہِ پیر خود آمدند، آخر باشارۂ پیر مراجعت نمودہ بہ تحصیل علومِ ظاہری مشغول گشتند و شغلِ باطنی نیز داشتند، چوں علوم ظاہر و باطن حاصل آمد عازم دہلی گشتہ بخدمتِ پیر خود رسیدند و حضرتِ خواجہ از رسیدن ایشاں بسیار مسرور و خوش وقت شدند و شہرت ایشاں در دہلی بسیار شد، از خدمتِ پیر خود رخصت گرفتہ بقصبۂ ہانسی رفتند، بعد از رحلتِ حضرت خواجہ بدہلی آمدند و خرقۂ خلافت را پوشیدند و یک ہفتہ در دہلی ماندہ بسبب ہجوم خلایق باز بطرفِ ہانسی عازم گردیدند و چند گاہ در آنجا بودہ باز بجہتِ ازدحامِ مردم مسافر شدند و گذرانِ ایشاں بموضع اجودھن کہ نزدیک بہ پاکپتن است افتاد، چوں اکثر مردم از آنجا بست اعتقاد بودند۔ متوجہ و مشغولِ حال ایشاں می شدند در آنجا اقامت نمودہ[1] بخاطر جمع مشغول گشتند و ہم در آنجا حضرت ایشاں را تاہل واقع شد و فرزندان حاصل آمدند و آوازۂ مجاہدت و ریاضت و کرامت ایشاں در اطراف و اکناف مشہور شد و طالبانِ راہِ حق روئے ارادت بآستانۂ ایشاں

---

(۱) فرمودہ۔

Marfat.com

نہادند و بشرف دستبوس و بیعت مشرف شدہ بمرادمی رسیدند، خوارق و کرامات ایشاں زیادہ ازانست کہ اندکے دریں رسالہ گنجائی داشتہ باشد۔

حضرتِ ایشاں را گنج شکر ازاں گویند کہ وقتے در دہلی ہفت روز از جنسِ طعام چیزے نرسیدہ و افطار نہ کردہ بودند۔ بخدمت پیر خود حضرت قطب الاولیاء می رفتند از غایتِ ضعف پائے مبارک ایشاں بلغزید و بیفتادند و اندک گِلے بدہانِ ایشاں در آمد و بقدرتِ الٰہی شکر گشت چوں بخدمت پیر خود رسیدند حضرت خواجہ فرمودند، فریدالدین گلے کہ بدہانِ تو رفت و شکر گشت چہ عجب است حق تعالیٰ وجودِ ترا گنجِ شکر گردانیدہ و ہموارہ شیریں خواہی بود۔ ایشاں سر نیاز بزمیں نہادند، چوں از آنجا باز گشتند ہر کس کہ ایشاں را می دید می گفت فریدالدین مسعود گنجشکر می آید، وجہ تسمیۂ گنجِ شکر بچند روش دیگر ہم مسموع شدہ امّا آنچہ در کتابہا مرقوم است این است کہ مسطور شدہ و حضرت ایشاں صائم الدہر بودند و در حالِ بیماری نیز افطار نمی کردند و خورش ایشاں اکثر میوہ ہائے جنگلی و گیاہائے صحرائی بود و اکثر بزرگانِ ایں سلسلہ علیہ صائم الدہر و قائم اللیل بودہ اند نقل است از حضرت سلطان الاولیاء کہ می فرمودند روزے حضرت گنج شکر دست بر محاسن کشیدند و موے جُدا شد، التماس نمودہ آں موئے را گرفتم و تعویذے ساختہ ہمیشہ با خود داشتم، چوں بدہلی رسیدم ہر گاہ مرا یا دیگرے را بیماری روئے میداد آں تعویذ را شستہ میخوردیم و اللہ تعالیٰ شفا می بخشید و

Marfat.com

در شہر دہلی شہرت داشت و بیماراں از من می بردند و صحت می یافتند و باز می آوردند و آنزادر طاقے معیّن نگاہ می داشتم۔ روزے یکے از دوستاں برمن آمد و بجہت بیماری پسر خود آں تعویذ را از من خواست، ہر چند در آں طاق و دیگر جاہا تفحّص کردم نیافتم۔ آں شخص نا اُمید برگشت و پسرش ہمدراں بیماری فوت شد، بعد ازاں آں تعویذ را در ہماں طاق یافتم۔ و ہم از حضرت ایشاں منقول است کہ می گفتند چوں حضرت پیرِ مرا بیماری روئے نمود، مرا بعنایات خاصہ نواختہ بجانبِ دہلی رخصت فرمودند، و آب در چشم مبارک ایشاں گردید، من نیز وقتِ وداع بیشتر از ہر مرتبہ کہ از خدمتِ ایشاں جدا می شدم اندوہگین و غمناک شدم و ہم بداں حال بدہلی رسیدم ناگاہ خبرِ رحلتِ آنحضرت رسید کہ شبے بعد از ادائے نمازِ عشار بیہوش گشتند، بعد از ہشیاری از مولانا بدرالدین اسحٰق پرسیدند کہ من نمازِ عشار گذاردہ ام، گفت بلے، بجہت احتیاط باز نمازِ عشار گذاردند و باز بیہوش شدند، چوں بخود آمدند پرسیدند نمازِ عشار کردہ ام، گفت بلے، باز مرتبۂ سیوم نمازِ عشا کردند، بعد ازاں فرمودند نظام الدین در دہلی است، من نیز وقتِ رحلتِ پیرِ خود در ہانسی بودم و بمولانا بدرالدین آہستہ فرمودند خرقہ کہ از حضرت خواجہ قطب الدین بمن رسیدہ بدرویش نظام الدین سانی و وضو ساختہ دوگانہ ادا کردند و در سجدہ برحمتِ ایزدی پیوستند۔ وفات حضرت ایشاں پنجم ماہ محرم ۶۶۴ھ روی داده و مرقدِ شریف در قصبۂ پٹن است کہ نزدیک لاہور است۔

Marfat.com

ذکرِ حضرتِ سلطان الاولیا، ملک الاتقیا، صدر آرائے مسندِ عرفان، مسند نشینِ دیوان الیقان، سلالۂ اولیائے نقاوۂ مشائخ عظام، عارفِ معارفِ ربانی، سالکِ مسالکِ خدادانی شیخ نظام الدین محمد بدایونی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

نام پدرِ بزرگوار ایشاں شیخ احمد ابنِ دانیال است از غزنین بہ ہندوستان آمدہ بودند و در قصبۂ بدایوں اقامت داشتند و حضرتِ ایشاں را پنج سال گذاشتہ بعالمِ بقا رحلت نمودہ اند و ایشاں را والدۂ ماجدہ پرورش کردہ، چوں بحدِ بلوغ رسیدند باکمالِ صلاح و تقویٰ بکسبِ علمِ ظاہری مشغول گشتند و در سن بیست و پنج سالگی بشہرِ دہلی تشریف آوردہ اند، والدۂ شریفۂ خود را نیز ہمراہ داشتند و در دہلی بہ تحصیلِ علوم مشغول شدند و بدرس مولانا شمس الدین خوارزمی کہ فاضلِ کامل بود حاضر می شدند، اگرچہ مدارِ مملکتِ پادشاہِ عصر بمولانا مفوض بود و شمس الملک خطاب داشت امّا تعظیم و احترامِ حضرتِ ایشاں را بیشتر از علماء و فضلائے شہر کردے و حضرتِ ایشاں حضور نرفتے، متاہل نشدند

Marfat.com

حجرہ نزدیک خانہ حضرت شیخ نجیب الدین برادر حضرت گنج شکر داشتند۔
والدہ ماجدہ ایشاں در ہماں ایام رحلت نمودہ۔ چوں قربِ ظاہری و باطنی
باشیخ نجیب الدین قدس سرہٗ واقع بود، اکثر بصحبتِ ایشاں میرسیدند و
اعتقاد و اخلاصِ تمام در خدمتِ ایشاں داشتند۔ روزے از شیخ
نجیب الدین التماسِ فاتحہ نمودند کہ قاضی جائے شوم تا عدل و انصاف
نسبت بخلق بظہور رسانم، حضرت شیخ جواب ندادند، باز مکرر التماس
فاتحہ کردند، شیخ فرمودند، ہرگز قاضی نشوی لیکن چیزے شوی کہ من میدانم و
در آں ایام آوازۂ حالات و مقاماتِ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر عالم را
فرو گرفتہ بود، بعد از چند روز حضرتِ ایشاں متوجہ اجودھن گشتند و
بشرفِ ملازمتِ حضرت پیر خود گنجشکر مستعد گردیدند و حضرتِ ایشاں
می فرمودند چوں بہ بیعت و مریدی حضرتِ گنج شکر مشرف گشتم دراں زماں
فقر و عسرت بر حضرتِ پیر غالب بود چنانچہ در ہفتہ یک دو روز فاقہ
می شد و مریداں ہر کدام بصحرا می رفتند، یکے دیلہ کریل می آورد و یکے
آب و یکے ہیزم می آورد و من آں را در دیگے انداختہ می جوشانیدم و در کاسہ
کشیدہ بخدمتِ حضرت پیر خود گنج شکر می بردم بآں افطار می فرمودند و
بسائر درویشاں قسمت می کردند و میسر نبود کہ نمک دراں انداختہ
شود روزے اندک نمکے قرض کردم و دراں انداختم، چوں بخدمتِ
ایشاں آوردم ازاں تناول نہ کردند و فرمودند کہ دریں شبہ ایست،
عرض کردم شیخ معین الدین و مولانا بدرالدین اسحٰق و شیخ جمال ہانسوی و

Marfat.com

مولانا حسام الدین ہر کدام یک چیزے می آرند و فقیر می جوشانم و احتیاطِ تمام بکار می بریم، شبہہ از کجا باشد، بران حضرت ظاہر خواہد بود، فرمودند نمکے کہ دریں کردہ از کجاست گفتم آنرا قرض کردہ ام، فرمودند درویشاں از فاقہ بمیرند و از برائے لذتِ نفس قرض نگیرند۔ زیرا کہ در قرض وتوکل بُعد المشرقین است۔ بعد ازاں فرمودند کاسہارا بردارید و این ارشادے بود کہ بمن کردند، پس ازاں وقت شرط کردم کہ ہرگز ہیچ حاجتے قرض نکنم۔ گلیمے کہ بران نشستہ بودند بمن عطا فرمودند و دعا کردند کہ ہرگز محتاجِ قرض نشوی و وقتے کہ مراالبطرفِ دہلی رخصت کردند وصیّت نمودند کہ بہر طریقے کہ باشد خصمان را خوشنود گردان و اگر قرض کسے داشتہ باشی باو رسانی۔ چوں بدہلی رسیدم بخدمت حضرت شیخ نجیب الدین رفتم و قصہ ملازمت و ارادتِ خود را کہ بخدمتِ حضرت پیر خود نمودہ بودم، گفتم، بسیار خوش وقت شدند، فرمودہ اند کہ چوں بدہلی رسیدم جائے کہ تو انم بفراغِ خاطر مشغول باشم بخود و در آں ایام حفظِ قرآن میکردم و بصحرا رفتہ مشغول می شدم، روزے بکنارِ حوضِ فتلغ رسیدم درویشی دیدم کہ صاحبِ حال بود، پرسیدم در شہر می باشید، گفت شہر جائے بودن و سکونت نیست، اگر حلاوتِ عبادت میخواہی در شہر مباش۔ بباغے رفتم و تجدیدِ وضو نمودہ نماز گزاردم و مناجات کردم کہ الٰہی ہر جا کہ صلاحِ حال من باشد اشارت شود تا در آنجا سکونت نمایم آوازے شنیدم کہ جائے بودنِ تو غیاث پور است، چوں

Marfat.com

چنیں اشارت شد غیاث پور را محلِّ اقامت ساختم، چنانچہ الحال روضۂ متبرکۂ حضرت سلطان المشائخ درہماں جاست و در غیاث پور دہ حجرہ ساختہ بہدایت و ارشادِ خلق مشغول شدند و بسیارے روئے ارادت و عقیدت بایشاں آوردہ از معاصی و مناہی و ملاہی باز ماندند و امیر سیف الدین لاچین با پسرانِ خود عز الدین علی شاہ و حسام الدین احمد و خواجہ ابو الحسن خسرو بخدمتِ حضرت سلطان الاولیاء آمدہ مرید شدند، امیر سیف الدین مرد صالح بود و خواجہ خسرو فرزند ایشاں کہ از تعریف و توصیف مستغنی اند و ایشاں در سن ہشت سالگی مرید حضرتِ سلطان الاولیاء شدہ اند و عنایتِ آنحضرت دربارۂ ایشاں و اخلاص و اعتقاد ایشاں در خدمتِ آں حضرت بدرجۂ کمال بود، ازاں بود کہ بکمال رسیدند و ایشاں سلطان الشعراء و برہان الفضلاء در جمیعِ طرزِ سخن و نظم و نثر یگانۂ روزگار خود بودہ اند و جامع بودند میانِ علمِ ظاہری و باطنی و در ریاضت و مجاہدت بر کمال داشتند۔ گویند ہر شب در تہجد ہفت سیپارۂ قرآن میخواندہ اند منقول است روزے کہ متولد شدند، پدر ایشاں را در پارچہ پیچیدہ نزدِ مجذوبے کہ بسیار صاحب حال بود، برد آں مجذوب گفت آوردۂ شخصے را کہ دو قدم از خاقانی پیش خواہد بود و ایشاں باکمالاتِ ظاہری و باطنی، علمِ موسیقی را جمع ساختہ بودند و درین فن کامل بودند درویشِ قول و ترانہ کہ درین وقت مشہور است ایشاں وضع نمودہ اند و پیشتر از ایشان.....

Marfat.com

نبودہ۔ گویند عنایتِ حضرت سلطان المشائخ دربارۂ ایشاں بحدے بود
کہ روزے فرمودند، از ہمہ تنگ آیم واز تو تنگ نیایم۔ بارِ دیگر فرمودند
از ہمہ تنگ آیم بحد یکہ از خود تنگ آیم اما از تو تنگ نیایم۔ تعریف حضرت
امیر خسرو ازیں بیشتر چہ تواں کردن۔

گویند سلطان علاء الدین بادشاہِ دہلی برادر خود را بہ تسخیر مملکتے
فرستادہ بود مدتے بریں گذشت و خبرے از و نداشت، شخصے بخدمت
حضرت ایشاں فرستاد و واقعہ را باز نمود و گفت من نیز بآں طرف
میخواہم بلشکر بخشم حضرت قدم رنجہ فرمایند و ہر چہ اشارہ شود چناں
کنم و خواست کہ باین تقریب قدم مبارک ایشاں بمنزل او رسد و
این شرف را دریابد حضرت سلطان الاولیا در مراقبہ شدند و بعد
از زمانے سر برداشتہ بآں شخص فرمودند کہ برو و بسلطان بگوے کہ
فردا خبرِ فتح آں مملکت برسد و برادرِ شما نیز دریں زودے باغنایم
بسیار خواہد رسید، چوں این بشارت بسلطان رسید بسیار خوشحال و
مسرور گشت۔ روزِ دیگر شتر سوارے مژدۂ فتح آوردہ و ہمچناں شد
کہ آں حضرت فرمودہ بودند۔ سلطان پانصد دینار زرِ سرخ شکرانہ
بخدمت حضرت سلطان المشائخ فرستاد۔ درویشے در خدمتِ ایشاں
حاضر بود، اسفندیار نام، گفت یا حضرت الہدایا مشترک ایشاں
فرمودند اما تنہا خوشترک و آں پانصد دینار را باو عطا کردند۔ گویند
ذوق و وجدِ حضرت ایشاں بدرجہ اعلیٰ و مرتبہ قصویٰ بود و سماع بسیار

Marfat.com

می فرمودند، خوارق وکراماتِ حضرت ایشاں زیادہ از انست کہ اندکے ازاں بہ تحریر درآید چوں سنِ مبارکِ ایشاں بہ نود و چہار سال رسید تا ہشت ماہ از ایشاں بول و براز ظاہر نشد، خادم را فرمودند ہر چہ از نقد و جنس در ملکِ ما باشد حاضر گرداں تا بہ مستحقاں قسمت نمایم، گفت ہر چہ فتوح می رسید تا روز دیگر نمی ماند، چند ہزار من غلّہ در انبار است کہ بفقرا رلنگر پختہ می شود، فرمودند رو و بمصرف رساں، بعد ازاں جامہائے خاصِ خود را طلبیدند و بخلفا عطا نمودند و ہر یکے را بجائے فرستادند و حضرت شیخ نصیر الدین حاضر بودند، بایشاں ندادند تا روزِ چہار شنبہ شد، ایشاں را طلب فرمودہ خرقہ و عصا و تسبیح و کاسہ چوبیں و آنچہ از پیر خود حضرت گنج شکر یافتہ بودند، بایشاں عنایت کردند و جانشین خود ساختہ برحمتِ حق پیوستند۔

وفاتِ حضرتِ ایشاں روز چہار شنبہ ہژدہم ماہِ ربیع الآخر سال ہفتصد و بیست و پنج ہجری واقع شد و مرقدِ شریف ایشاں در دہلی نو است دریں وقت خواجہ خسرو با سلطان غیاث الدین در بنگالہ بودند، چوں ایں خبر شنیدند بے رخصتِ سلطان متوجہ دہلی گشتند و بمزار پُر انوار آں حضرت رسیدند، مقابل قبر بایستادند و گفتند، سبحان اللہ آفتاب زیر زمیں و خسرو زندہ بروئے آں۔ روئے گرد آلود خود را بآں مرقدِ منورہ سودہ بیہوش شدند و جامہائے سیاہ پوشیدند و بعد از سہ و نیم ماہ ایشاں نیز رحلت نمودند و در پائے پیرِ خود مدفون گشتند۔

Marfat.com

ذکرِ قدوۂ عارفاں وخلاصۂ کاملاں مکمّلِ غوّاصِ لجّۂ معرفت، دُرِ دریائے حقیقت، آسمانِ جہانِ ولایت قطبِ فلکِ کرامت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ نصیر الدین محمود اَودھی قدس اللہ تعالیٰ سرّہٗ

از اکابرِ دین و بزرگانِ صاحبِ یقین بودہ اند و حالات و مقامات علیہ و کشف و کرامات جلیہ داشتہ اند تولّدِ ایشاں در شہر اَودھ بودہ و ایشاں را والد بزرگوار نہ سالہ گذاشتہ از عالمِ رحلت نمودہ و والدۂ ماجدہ در پرورش و تعلیم علومِ دینی ایشاں مساعیٔ جمیلہ نمود، علومِ ظاہری را تا بیست و پنج سالگی کسب نمودند و بعد ازاں در تحصیل کمالاتِ باطنی مشغول گشتند و ریاضت و مجاہدۂ عظیم داشتند و مدتِ ہفت سال با یک دو درویش تا نماز جماعت فوت نشود در صحرا رفتہ مشغول می شدند و اکثر افطار ایشاں بہ برگِ سنبھالو بود، چوں چہل و سہ سالہ شدند مسافر گشتہ بدہلی رسیدند و بسعادتِ ارادت حضرت سلطان الاولیا شیخ نظام الدین محمّد بداؤنی قدس اللہ سرہٗ مشرف شدند و در خدمتِ پیرِ خود بطلبِ حق

Marfat.com

مشغول می بودند و ایشاں را در اودھ خواہرے بود ذرایعۂ وقت، بجہت تفقد حالِ ہمشیرہ از پیرِ خود رخصت شدہ بشہر اودھ میرفتند و باز می آمدند و اکثر در خانۂ شیخ برہان الدین غریب کہ یکے از خلفائے حضرت سلطان الاولیا بود، می بودند۔ حضرت سلطان الاولیا کلاہ نمدی شیخ برہان الدین عنایت کردہ بودند و آں کلاہ گم شدہ بود ازیں جہت بسیار ملول و غمگین می بودند، روزے ایشاں در مراقبہ بودند شیخ برہان الدین اندوہناک نزدیک ایشاں نشستند، چوں ایشاں سر برداشتند شیخ را بسیار متألم یافتند، سببِ آں پرسیدند، گفتند کلاہِ مبارک پیر دستگیر گم شدہ باز مراقبہ نمودہ سر برآوردند و فرمودند اندوہگین مباشید کہ کلاہ را خواہید یافت باز یادتی، روزِ دیگر چوں شیخ برہان الدین بخدمتِ حضرت سلطان الاولیا رفتند، آں حضرت مصلائے صفِ خاص را بایشاں عنایت کردند و شیخ مسرور و خوش وقت بخانہ مراجعت نمودند و بجہتِ نگاہداشتن مصلا بقچہ واکردند از اتفاقاتِ حسنہ کلاہ را دراں بقچہ یافتند و شکرِ حق بجائے آوردند، ایشاں فرمودہ اند کہ حقِ کسوت اینست کہ گندم نماد جو فروش نباید بود، جفا باید کشید و وفا باید نمود، اگر سلطان الاولیا نمی فرمودند کہ در شہر باش و جفا بکش، ہرگز مرا نیت در بودن بادانی نبود، در کوہستان و بیابان مشغول می بودم۔ گویند حضرتِ ایشاں برسنتِ پیرِ خود عمل نمودہ متاہل نشدہ اند و حصور بودہ اند و خلفائے حضرت سلطان الاولیا بوجودِ ایشاں تفاخر می نمودند۔ استغراق و

Marfat.com

تسلیم و رضائے حضرت شیخ بدرجۂ اعلیٰ بود چنانچہ روزے در حجرۂ خود مشغول
بودند قلندرے ترانی نام کہ خاک بر سرش باد بحجرۂ ایشاں در آمد و یازدہ
زخم کارد بر وجود مبارک حضرت شیخ زدہ۔ خون از حجرہ بیروں روان شد،
نمادماں خبردار شدہ بحجرہ در آمدند و حال را چنیں دیدند و حضرت شیخ
بحال خود مشغول بودند و اضطراب ابتدا نداشتند، مریداں خواستند کہ قلندر
بدبخت را آزار رسانند، ایشاں منع فرمودند کہ ہیچ کس بہیچ وجہ باو آزار
نرساند و بیست تنکہ بہ قلندر انعام فرمودند و عذر خواستند کہ مبادا دستِ
ترا در وقتِ کار و زدن آزارے رسیدہ باشد، بعد ازیں قضیہ سہ سال
دیگر در حیات بودند و در ہژدہم ماہ رمضان المبارک شب جمعہ
رحلت ایشاں روئے دادہ و در حینِ رحلت مولانا زین الدین علی کہ
مرید و خادم بود عرض کرد کہ خلفائے بزرگ و مریدانِ حضرت بسیار اند
یکے را خرقۂ خلافت و جانشینی عنایت شود، فرمودند نام ہمہ را نوشتہ
بیارید، چنیں کردند، چوں نامِ ہمہ را شنیدند فرمودند بایشاں بگو کہ غم
ایمانِ خود بخورید، چہ جائے آنکہ بارِ دیگراں بردارید و وصیت کردند
کہ خرقۂ حضرتِ پیر دستگیر را وقتِ دفن بر سینۂ من بگذارید، و عصا را
برابر من در لحد بنہید و تسبیح را در انگشتِ شہادتِ من خواہید
پیچید و کاسۂ چوبیں را در زیر سر بجائے خشت و نعلین را در آغوشِ
من خواہید گذاشت مریداں و خادماں بموجب وصیتِ ایشاں عمل
نمودہ۔ وفاتِ ایشاں در ہژدہم ماہِ رمضان المبارک وقتِ چاشت

Marfat.com

سالِ ہفت صد و پنجاہ و ہفت ہجری روئے دادہ۔ مرقد در بیرونِ دہلی نواست۔

خاتمہ

بدانکہ چوں ایں ضعیفہ راجیہ بعد از ادائے فرائض و واجبات و تلاوتِ قرآنِ مجید ہیچ امر شریف تر از ذکرِ حالات و مقاماتِ اولیائے کرام قدس اللہ ارواحہم نمی داند، بنا۔ بران خلاصۂ اوقات خود را بمطالعۂ کتب و رسائلے کہ مشتمل بر احوالِ سعادت مآلِ بزرگانِ دین و اکابر صاحبِ یقین است صرف می نماید، کمالِ اخلاص و عقیدت مندی ایں فقیرہ را بران داشت کہ مختصرے از احوالِ حضرت پیر دستگیر و خلفائے بزرگ آں حضرت را روح اللہ ارواحہم تحریر نماید۔

الحمد للہ والمنۃ کہ بتوفیقاتِ خدائے علیم و قدیر و عنایاتِ حضرت پیر دستگیر بریں مطلب خود فائز گردید و ایں رسالہ مونس الارواح بتاریخ بیست و ہفتم ماہِ مبارک رمضان سال یکہزار و چہل و نہ ہجری باتمام رسید و خلعتِ اختتام پوشید، و احوالِ ایں بزرگان را کہ مقربانِ درگاہِ صمدیت اند از کتب و رسائل معتبرہ باحتیاط تمام بیرون آوردہ بقیدِ تحریر آوردہ شد و باعتقاد ایں ضعیفہ آنچہ دریں ثبت گردیدہ صحتِ تمام دارد، امید کہ خوانندگان را فیض و بہرۂ تمام ازاں حاصل آید۔

تمام شد

Marfat.com

ذکرِ حضوری و نذرانۂ عقیدت

بعد از حمد خدائے احد و صمد جلّ جلالہٗ و پس از درود رسولِ او محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میگوید فقیرہ و حقیرہ جہاں آرا ــــ کہ چوں از یاوری بخت و فیروزیٔ طالع از دار الخلافہ اکبر آباد در خدمتِ والد بزرگوار خود متوجہ خطۂ پاک حضرت اجمیر بے نظیر شدم از تاریخ ہژدھم ماہِ شعبان المعظم سنہ یکہزار و پنجاہ و سہ ہجری تا تاریخ جمعہ ہفتم ماہِ رمضان المبارک کہ داخل عمارات کنارِ تال آناساگر گشتم، موفق شدم بریں معنی کہ ہر روز و ہر منزل دو رکعت نماز نافلہ ادا میکردم و یکبار سورۂ یٰسٓ با فاتحہ از روئے کمالِ اخلاص و عقیدت مندی خواندہ ثوابِ آنرا بر روحِ پُر فتوحِ مُطہّر و منوّر حضرتِ پیر دستگیر خواجہ معین الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نثار می نمودم و چند روز کہ در عمارات مذکور توقف واقع شد از نہایتِ ادب شبہا بر پلنگ نخوابیدم و بطرفِ روضۂ متبرکۂ حضرت پیر دستگیر پا دراز نساختم، بلکہ پشت بآں جانب نکردم و روزہا در زیر... درختاں میگذرانیدم و بہ برکتِ آں حضرت و اثرِ فیضِ ایں سرزمینِ جنت آئین جمعیت و ذوق بہار روئے، بداد و یک شب مولود و چراغانے خوبے کردم و در زینت و خدمتِ روضۂ آنچہ از دست آمدہ و خواہد آمد

Marfat.com

تقصیری نہ خواہم کرد۔ الحمد للہ والمنۃ وصد ہزاراں ہزار شکر کہ بہ روز
پنجشنبہ چہاردہم ماہ رمضان المبارک سعادتِ زیارتِ مرقدِ منور
معطر حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل شد۔ یک پہر روز
ماندہ بروضۂ مقدسہ رفتم و رخِ زردِ خود را بخاک آں آستاں سودم
واز دروازہ تا گنبدِ مبارک پائے برہنہ و زمیں بوس کناں رفتم و داخل
روضۂ شریف شدہ ہفت مرتبہ گردِ قبرِ پُر نورِ پیرِ خود گشتم و بمژگانِ خود
جاروب کردم و خاکِ خوشبوئے آنجا را توتیائے چشمِ خود ساختم، دراں
وقت عجب حالتے و ذوقے بایں فانیہ روئے داد کہ بتحریر راست نمی آید
از نہایتِ شوق سراسیمہ شدہ بودم، نمیدانستم کہ چہ گویم و چہ کنم القصہ
عطر و عنبر اوّل بر قبرِ معطر و معنبر آنحضرت بدستِ خود مالیدم و چادرِ گل کہ
برسرِ خود برداشتہ آوردہ بودم بر بالائے قبرِ مبارک انداختم و در مسجد
سنگِ مرمر کہ پدرِ بزرگوار حق شناس ایں حقیرہ راست کردہ اند۔ رفتہ
نماز ادا کردہ و باز در گنبدِ مبارک نشستہ سورۂ یٰسٓ و فاتحہ بروحِ
پُر فتوح خواندم و تا وقتِ نماز مغرب در آنجا بودم و شمع بروضۂ آنحضرت
روشن کردہ روزہ بآبِ جھالرہ افطار کردم۔ عجب شامے دیدم آنجا کہ
بہتر از صبح بود۔ اگرچہ اخلاص و محبت و عقیدت فانیہ تقاضائے ایں نمی کرد
بایں قسم جائے پُر فیض و گوشۂ عافیت رفتہ باز نجا نہ بیاید اما چہ چارہ ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

Marfat.com

اگر اختیاری داشتم ہمیشہ در روضۂ آں حضرت کہ عجب گوشۂ عافیت است و من عاشقِ گوشۂ عافیت ہستم، بسر می بُردم و بسعادتِ طوف نیز مشرف می شدم، ناچار بچشمِ گریاں و دلِ بریاں بصد ہزار افسوس ازاں درگاہ رخصت شدہ بخانہ آمد و تمام شب طرفہ بیقراری در من بود صباحِ آں روز جمعہ والد بزرگوارم کوچ فرمودہ متوجہ اکبر آباد شدند، این کتاب مستطاب شریف و منیف را کہ این حقیرہ احوالِ باکمال سعادت اشتمال حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ را از کتب و رسائل معتبرہ حسب المقدور بہم رسانیدہ نذرِ آنحضرت کردم کہ ہمیشہ در روضۂ متبرکہ و منورہ بودہ باشد۔ امید از کریم و رحیم و لطفِ عمیم آں حضرت آنست کہ این رسالہ را ازیں کمترینِ مریدانِ عقیدت نشانِ خود قبولِ خاص فرمایند و خوش کنند و توجہ بریں مرید داشتہ باشند ؎

معین الدین ما فانیست در حق
ازاں باقی شدہ در ذاتِ مطلق

Marfat.com

تاریخِ رحلت حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی، سنجری، اجمیریؒ

فیضِ بخشِ جہاں بعلم و یقین
خواجۂ حق نما معین الدین!
رونقِ خاندانِ چشت از وست
زینتِ روضۂ بہشت از وست
سنجری، چشتی است آن فیاض
ہادی و مہدی است آن مرتاض
جمعہ و ششمِ رجب بودہ!
کز جہان خواجہ نقل فرمودہ
سالِ نقلش بخوان بصدق و صفا
بیگمان زیبِ جنّتِ والا

۶۳۳ھ

(از مخبر الواصلین)

Marfat.com

درگاہِ معلّٰی حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز

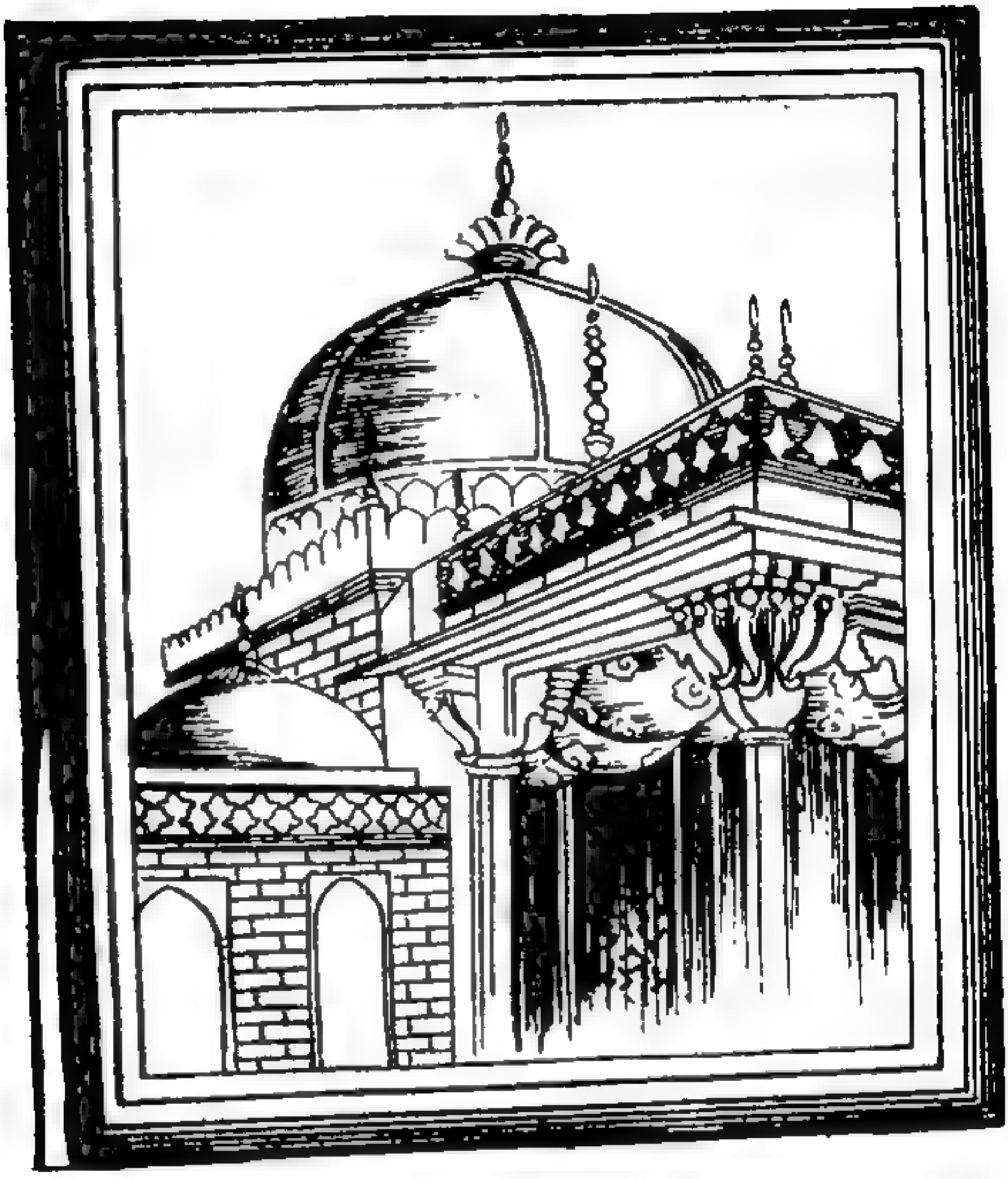

دراجمیر شریف ہند

Marfat.com

Marfat.com

"بلند دروازہ" درگاہِ حضرت خواجہ غریب نوازؒ

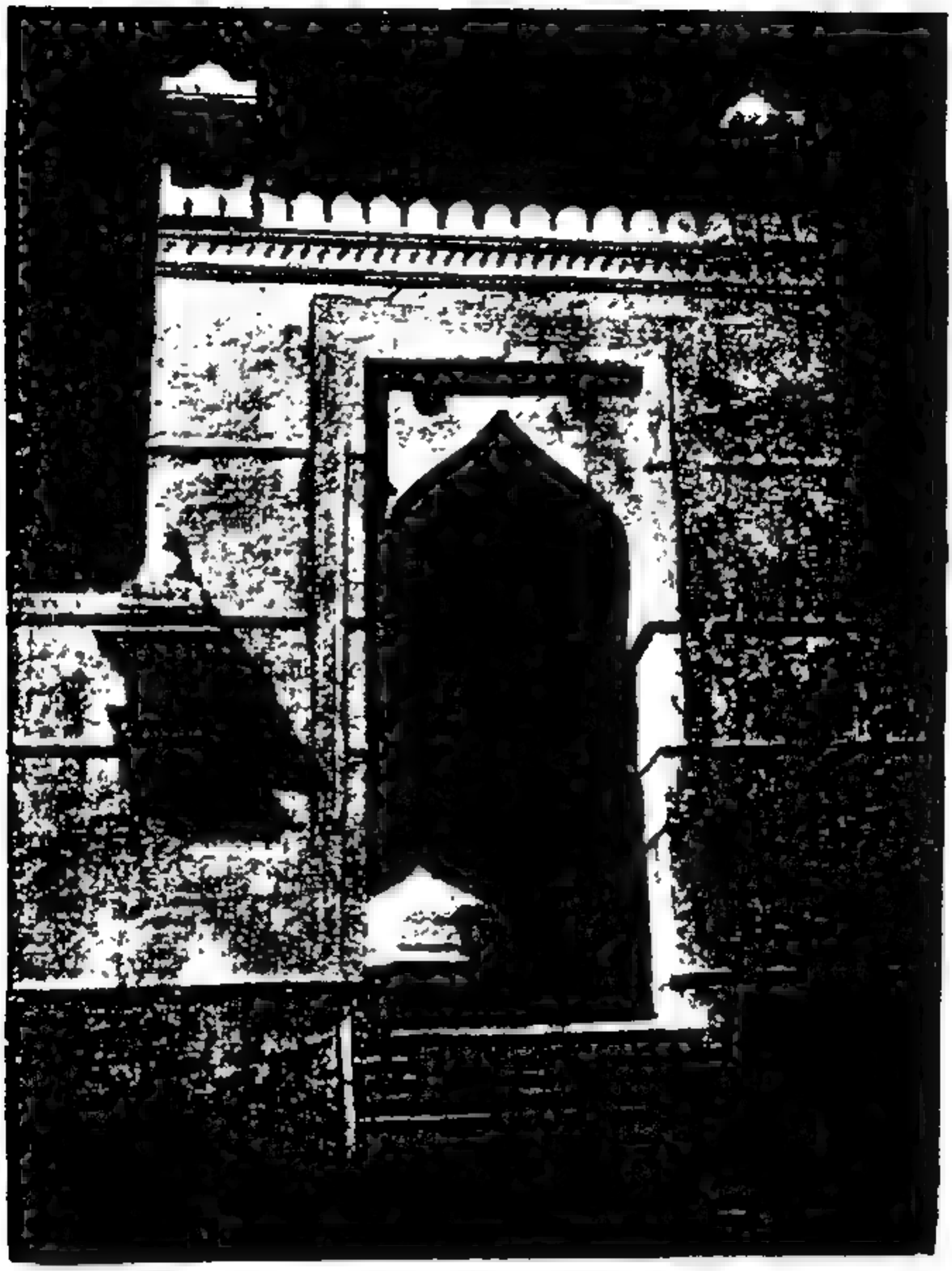

Marfat.com

Marfat.com

جامع مسجد شاہجہانی اندرونِ درگاہِ غریب نواز (در اجمیر شریف ہند)

Marfat.com

Marfat.com

مزار فیض آثار

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہٗ

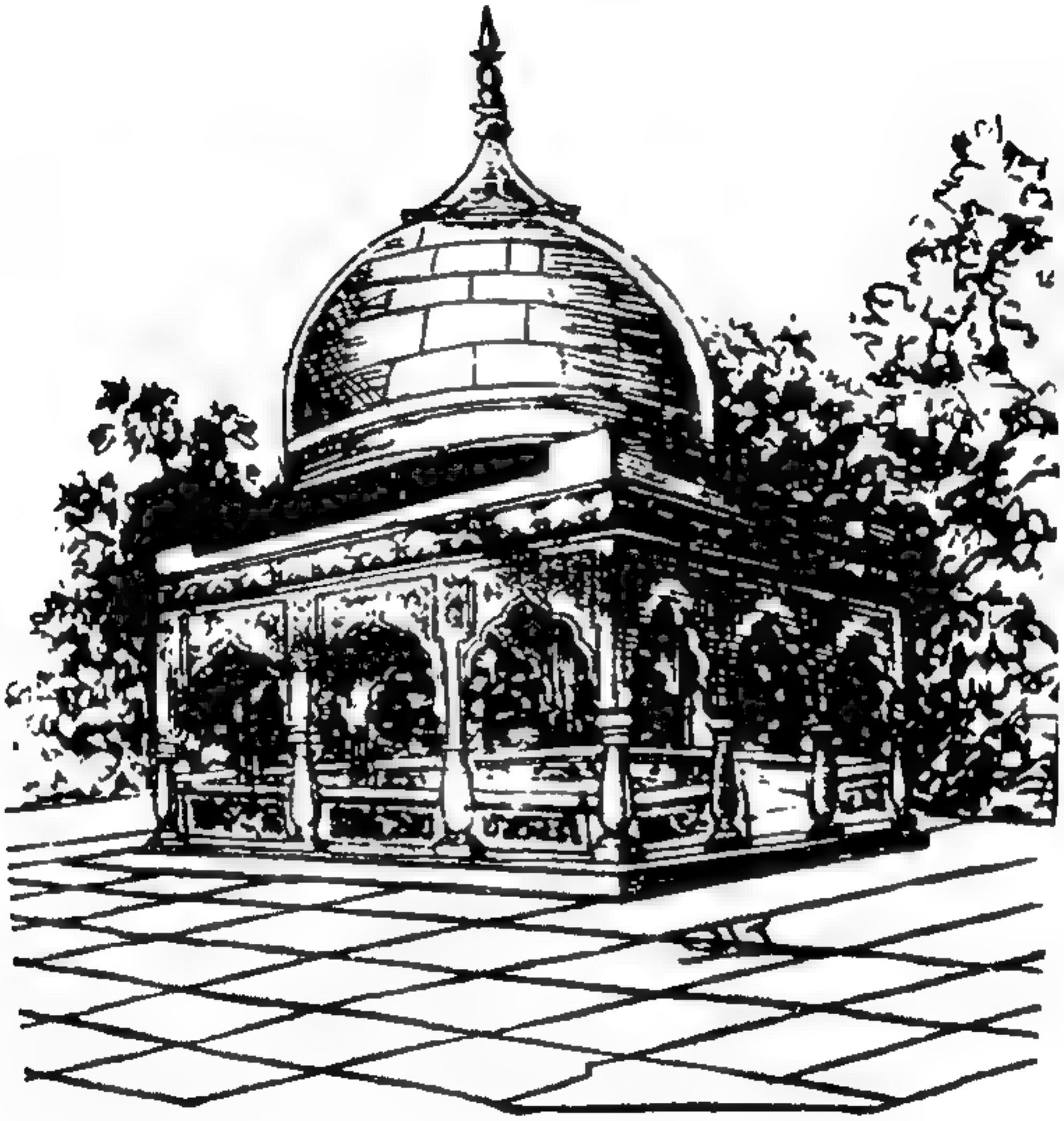

در دہلی (ہند)

Marfat.com

Marfat.com

مزار فیض آثار

حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہٗ

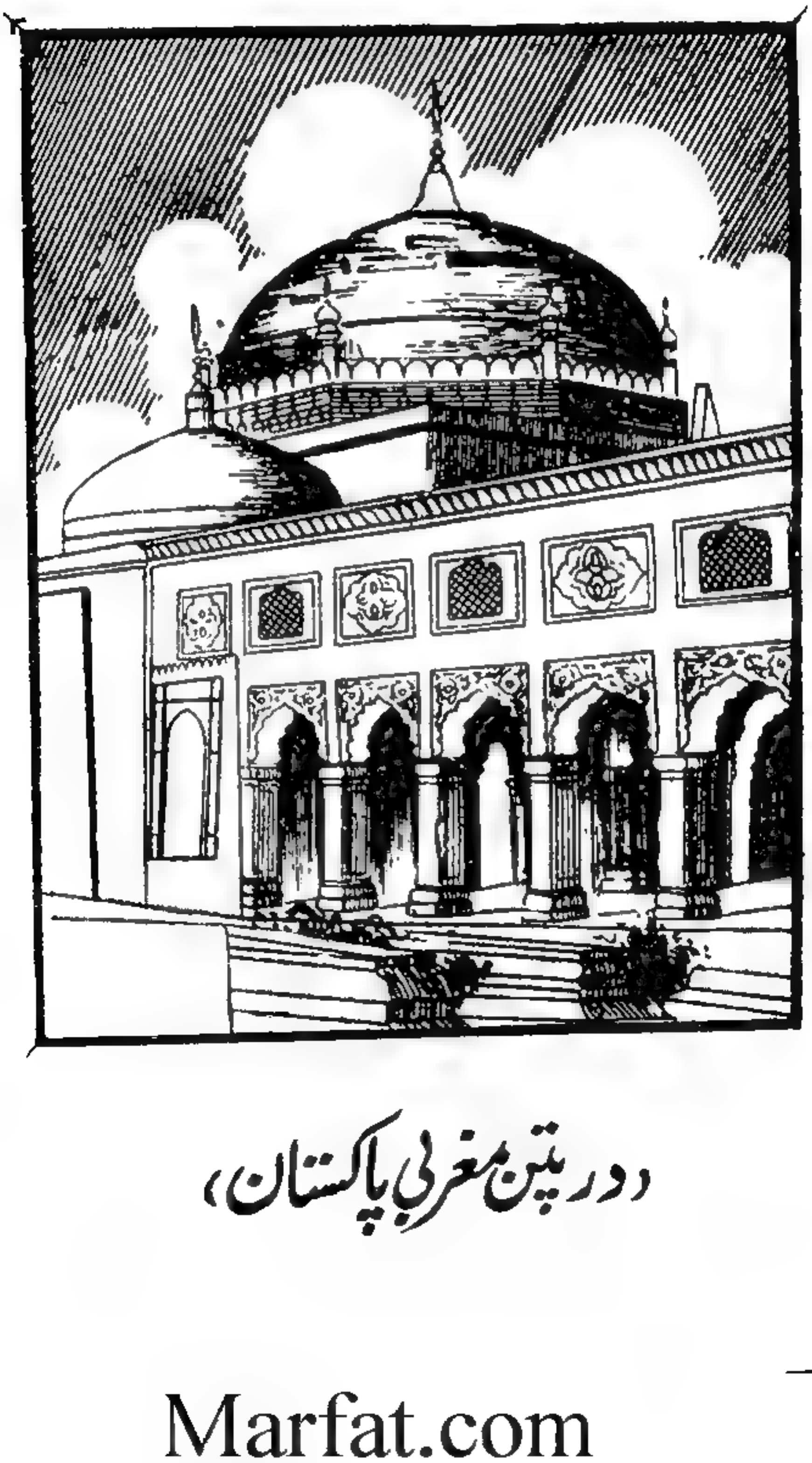

دردپتن مغربی پاکستان،

Marfat.com

Marfat.com

مزار پُر انوار

حضرت خواجہ نظام الدین سُلطانُ الاولیاء قدس سرہٗ

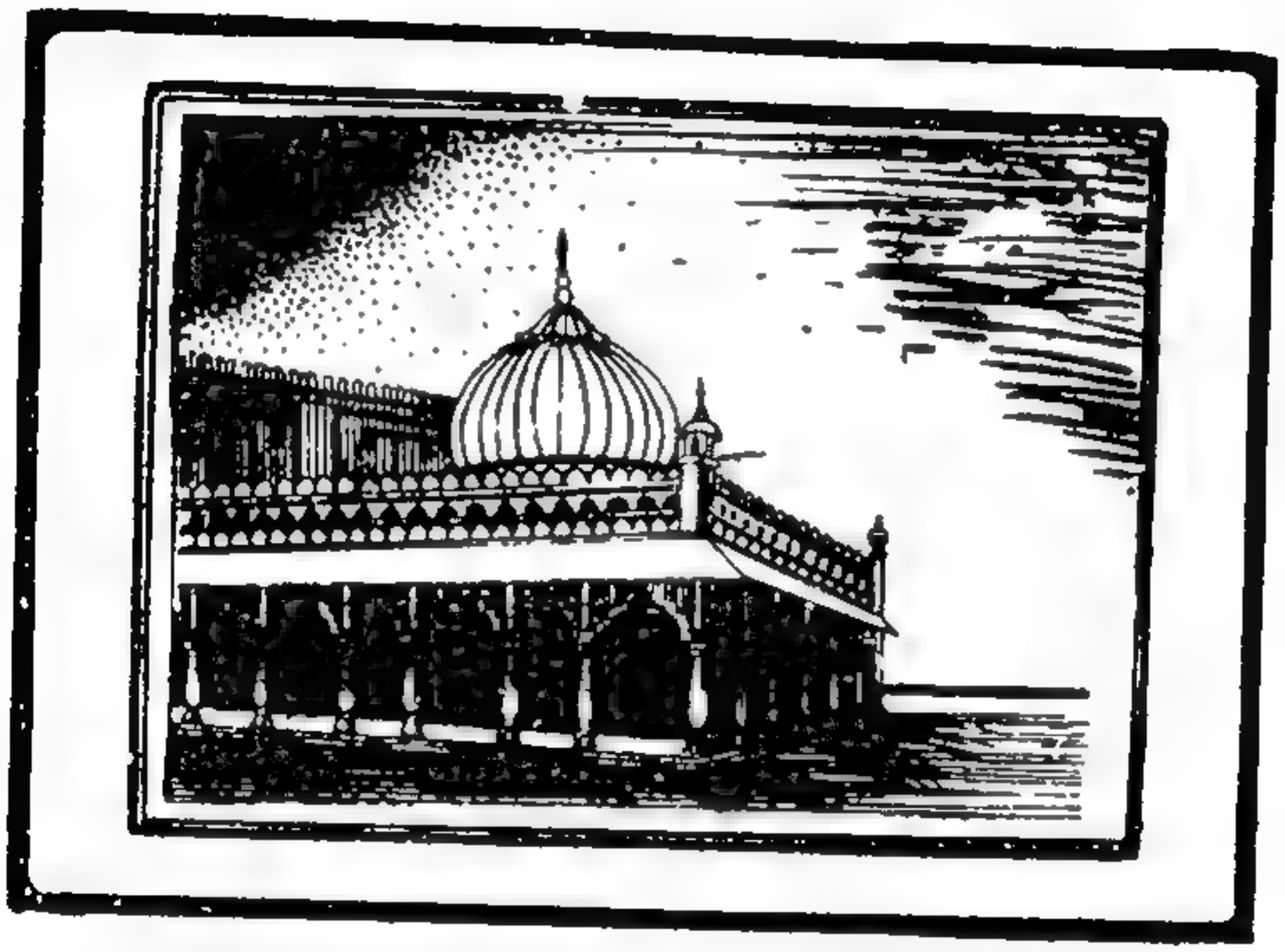

دردہلی (ہند)

Marfat.com

Marfat.com

مزار مبارک

حضرت خواجہ امیر خسرو سلطان الشعراء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

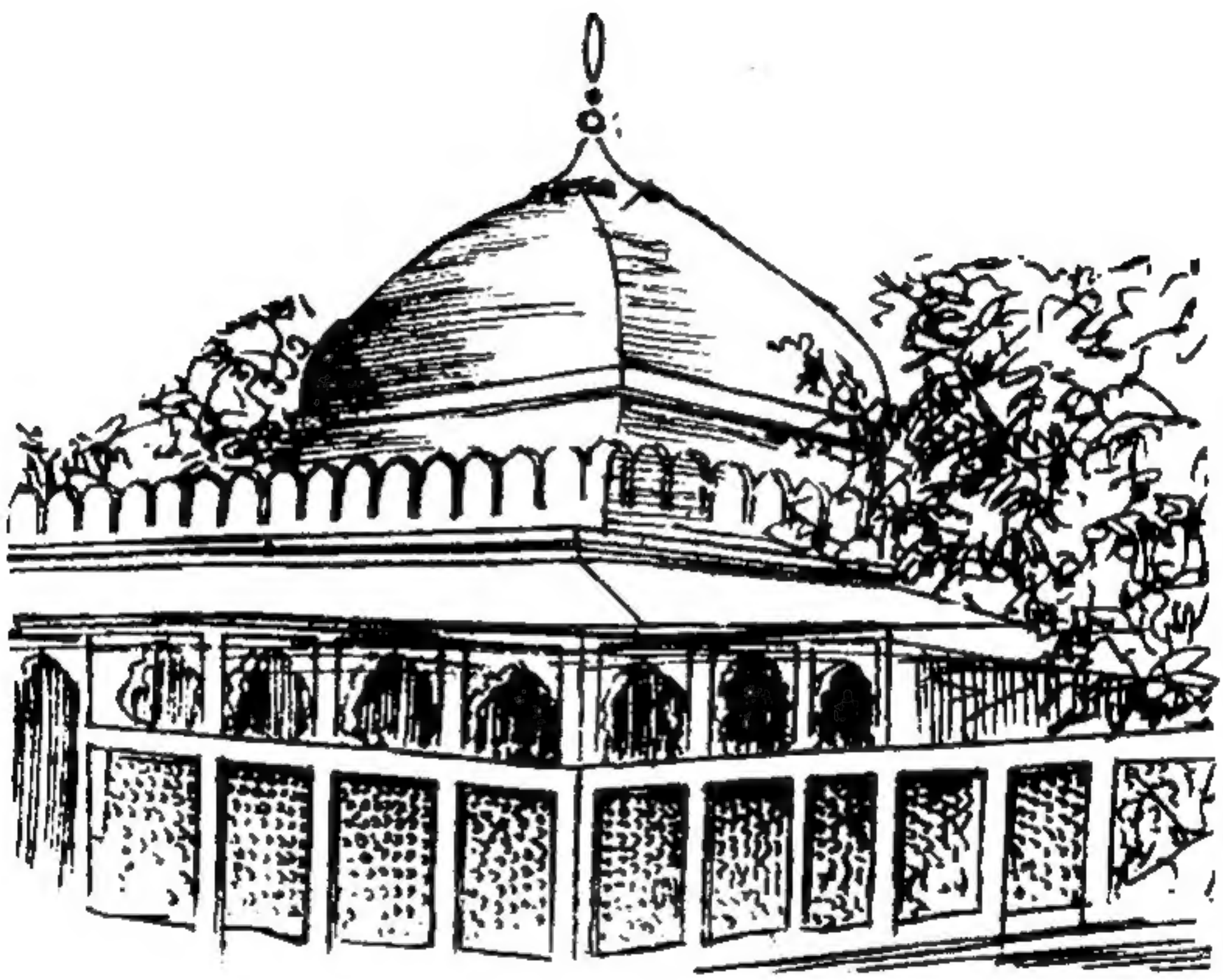

دردہلی (ہند)

Marfat.com

Marfat.com

مقبرہ جہاں آرا بیگم بنتِ شاہجہاں بادشاہِ ہند

دردہلی (ہند)

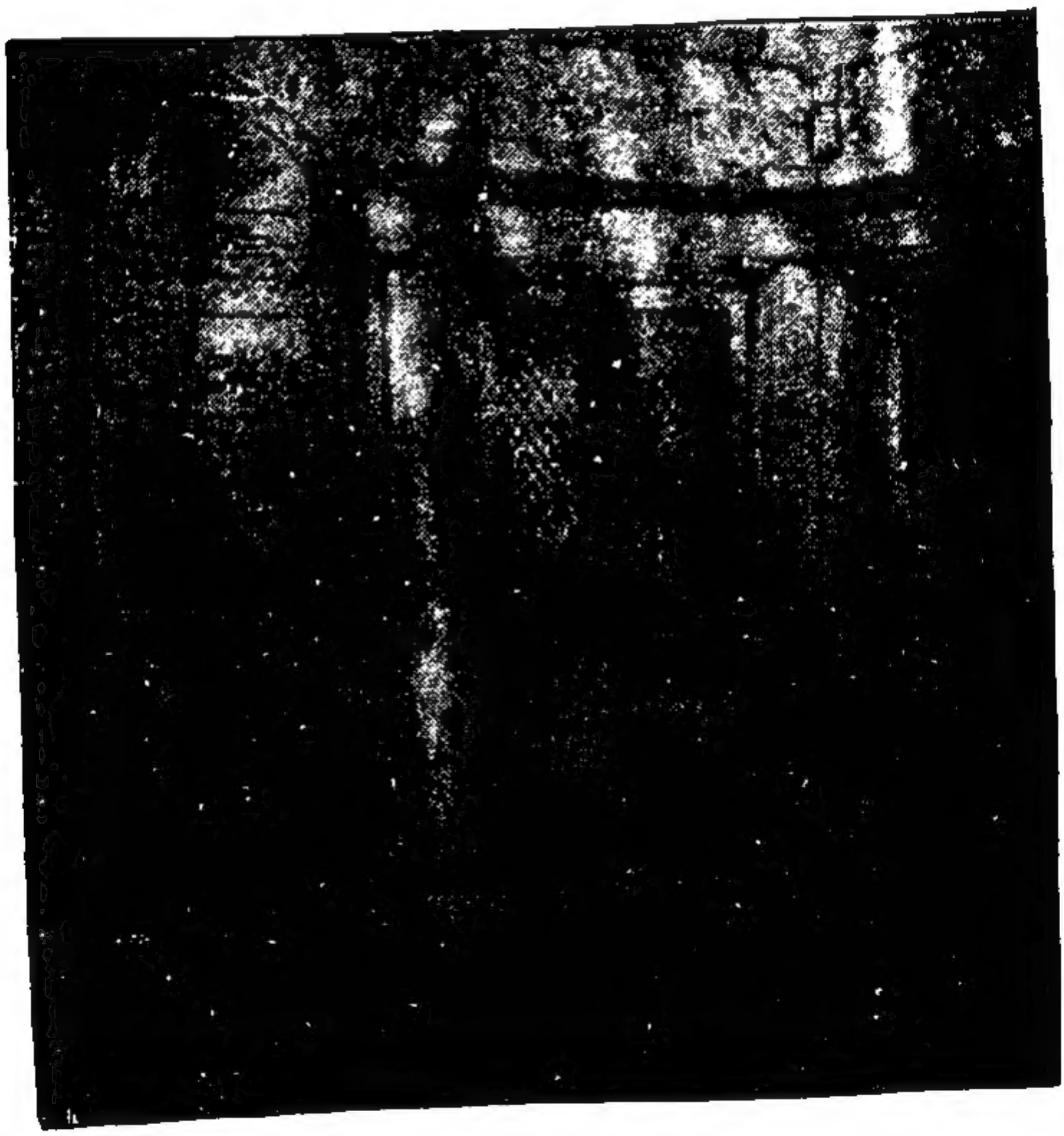

Marfat.com

کُتب دیگر از مطبوعاتِ شاہ ابُوالخیر اکاڈمی دہلی (ہند)

رسالۂ وحدۃ الوجُود و شہُودِ الحق فی کُلِّ موجُود

تالیفی است نادر و گرانقدر از
علامہ عبدالعلی بحرالعلوم لکھنوی

بزبانِ فارسی کہ در آں تشریحات عالمانہ و عارفانہ مباحث بہ مسئلہ وحدۃ الوجود بطرز خوب بیان کردہ اند و مقابلِ آن نظریہ وحدۃ الشہود را کہ اختصاص بہ امام ربانی مجدد الفِ ثانی دارد و خود ایشاں در مکتوباتِ شریفہ تفصیل و تفسیر آن ارقام فرمودہ اند، آں ہمہ توضیحات و افادات را حضرت علامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی ادام اللہ برکاتہ بسعی و اہتمام تمام جمع نمودہ اہمیت و افادیت رسالہ را افزودہ اند و باین طور حقیقت ہر دو نظریات مذکورہ واضح تر می شود۔ الحق کہ این رسالۂ جامعہ نسبت باین نظریات درجہ سند دارد ——— در ابتدا، کتاب احوالِ شیخ محی الدین ابن عربی و علامہ عبدالعلی بحرالعلوم ہم مندرج است ——— طباعت عمدہ، رنگین گرد پوش، قیمت مجلد ۳/۵۰ ہندوستانی

عِرفانیاتِ باقی

مجموعۂ کلام فیض التیام حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ العزیز مع احوالِ کرامت مآل کہ از کتب معتبر بکمال وضاحت بزبانِ فارسی و اردو ترتیب یافتہ این کلام معارف نظام کمیاب بلکہ نایاب بود، الحال بہ تفحصِ تام از چند نسخِ خطی مقابلہ نمودہ بہ صحتِ تمام بمنصۂ شہود آمدہ است۔ رجا کہ اہلِ بینش و دانش و عقیدت مندانِ خواجہ مستفید و بہرہ مند می شوند۔ عکسِ مکتوب گرامی حضرت امام ربانی مجدد الفِ ثانی کہ بخطِ مبارک خود ایشاں نوشتہ اند و تمثیلات مزارِ پرانوار خواجہ ہم شاملِ کتاب است کہ زینت و آرزش را دوبالا کردہ است۔

——— رنگین و دیدہ زیب ——— قیمت ۴/۵۰ ہندوستانی ———

از کتابخانہ ہائی مذکورہ ذیل طلب بفرمایند:

(۱) حاجی عبدالغفار و اولادہ تاجران کتب ارگ بازار قندہار برائے افغانستان

(۲) کتب خانۂ انجمن ترقی اردو دہلی متصل جامع مسجد شاہجہانی برائے ہندوستان

Marfat.com